Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ماہ امان ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت زیادہ علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحتِ کاملہ کے لئے دُعا کریں؛

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں خیر وعافیت ہے؛

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کئی روز سے نزلہ۔ زکام اور کھانسی سے بہت تکلیف میں ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دُعا کریں؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم وغم کی حالت

"اللہ تعالےٰ چاہتا۔ تو انسان کو ایک حالت میں رکھ سکتا تھا۔ مگر بعض مصالح اور امور ایسے ہوتے ہیں۔ کہ اس پر بعض عجیب وغریب اوقات اور حالتیں آتی رہتی ہیں۔ ان میں سے ایک ہم وغم کی بھی حالت ہے۔ ان اختلاف حالات اور تغیر وتبدیل اوقات سے اللہ تعالےٰ کی عجیب درعجیب قدرتیں اور اسرار ظاہر ہوتے ہیں۔ کیا اچھا کہا ہے۔ ؎ اگر دُنیا بیک دستور ماندے

بسا اسرار ہا مستور ماندے

جن لوگوں کو کوئی ہم وغم دُنیا میں نہیں پہونچتا۔ اور جو بجائے خود اپنے آپ کو بڑے ہی خوش قسمت اور خوشحال سمجھتے ہیں۔ وُہ اللہ تعالےٰ کے بہت سے اسرار اور حقائق سے ناواقف اور ناآشنا رہتے ہیں اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ کہ مدرسوں میں سلسلۂ تعلیم کے ساتھ یہ بھی لازمی رکھا گیا ہے۔ کہ ایک خاص وقت تک لڑکے ورزش بھی کریں۔ اس ورزش۔ اور قواعد وغیرہ سے جو سکھائی جاتی ہے۔ سررشتۂ تعلیم کے افسروں کا یہ منشا تو ہو نہیں سکتا۔ کہ ان کو کسی لڑائی کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ وُہ وقت ضائع کیا جاتا ہے۔ اور لڑکوں کا وقت کھیل کود میں دیا جاتا ہے۔ بلکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ اعضا رجو حرکت کو چاہتے ہیں اگر ان کو بالکل بیکار چھوڑ دیا جاوے تو پھر ان کی طاقتیں زائل اور ضائع ہو جائیں۔ اور اس طرح پر اس کو پورا کیا جاتا ہے۔ بظاہر ورزش کرنے سے اعضا کو تکلیف اور کسی قدر تکان اُن کی پرورش اور صحت کا موجب ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح پر ہماری فطرت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے۔ کہ وُہ تکلیف کو بھی چاہتی ہے۔ تاکہ تکمیل ہو جائے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کا فضل اور احسان ہی ہوتا ہے۔ جو وُہ انسان کو بعض اوقات ابتلاؤں میں ڈالدیتا ہے۔ اس سے اس کی رضا بالقضا اور صبر کی قوت بڑھتی ہے۔"

جس پر ابتلا نہیں آتا وُہ بدقسمت ہے

"جو کہتے ہیں۔ کہ ہم پر کوئی ابتلا نہیں آیا۔ وُہ بدقسمت ہیں۔ وُہ ناز ونعمت میں رہ کر بہائم کی زندگی بسر کرتے ہیں ان کی زبان ہے۔ مگر حق بول نہیں سکتی۔ خدا کی حمد وثنا اس پر جاری نہیں ہوتی۔ بلکہ وُہ صرف فسق وفجور کی باتیں کرنے کے لئے اور مزہ چکھنے کے واسطے ہے۔ ان کی آنکھیں ہیں۔ مگر وُہ قدرت کا نظارہ نہیں دیکھ سکتیں۔ بلکہ وُہ بدکاری کے لئے ہیں۔ پھر ان کو خوشی اور راحت کہاں سے میسر آتی ہے۔ یہ مت سمجھو۔ کہ جس کو ہم وغم پہونچتا ہے۔ وُہ بدقسمت ہے نہیں خدا اس کو پیار کرتا ہے۔ جیسے مرہم لگانے سے پہلے چیرنا اور جراحی کا عمل ضروری ہے۔ اسی طرح خدا کی راہ میں ہم وغم آنا ضروری ہے۔ غرض یہ انسانی فطرت میں ایک امر واقعہ شدہ ہے جس سے اللہ تعالےٰ یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ دُنیا کی حقیقت کیا ہے اور اس میں کیا کیا بلائیں۔ اور حوادث آتے ہیں" (الحکم ۱۷۔ دسمبر ۱۹۰۱ء)

وصیتیں

نمبر ۵۵۵۹:- منکہ نذیرہ بیگم زوجہ ڈاکٹر محمد رمضان صاحب قوم جٹ باجوہ عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن تحصیل ہنگو ضلع کوہاٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ اور نہ کوئی ماہوار یا سالانہ آمد ہے۔ صرف حسب ذیل منقولہ جائداد ہے

(۱) حق مہر تعدادی مبلغ دو ہزار روپیہ جو تا حال بذمہ میرے خاوند صاحب کے ہے۔

(۲) قیمت اسباب جہیز و زیور وغیرہ تعدادی مبلغ ایک سو پچاس روپے میزان کل جائداد -/۲۱۵۰ روپے

میرے مرنے کے بعد اس جائداد کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصول کرے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد میرے مرنے پر میری ثابت ہو۔ تو اس کے متعلق بھی میں انجمن مذکور کو اختیار دیتی ہوں۔ کہ اس کا بھی دسواں حصہ وصول کرے۔ اگر میں کوئی رقم بطور حصہ جائداد اپنی زندگی میں حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو وہ رقم بوقت وصولی مجرا کر لی جاوے۔

العبد:- نذیر بیگم زوجہ ڈاکٹر محمد رمضان صاحب بقلم خود۔

گواہ شد: محمد رمضان میڈیکل ہال تحصیل خاوند موصیہ

گواہ شد:- فضل احمد موصی نمبر ۲۷۸۱ والد موصیہ

نمبر ۵۵۶۱:- منکہ امینہ بیگم ذرحت زوجہ عبد الرحمٰن خان صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی پیدائشی احمدی قوم بلوچ ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے

زیورات جن کی مالیت -/۱۶۰ روپے ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ کنگنی تین تولہ قیمتی -/۱۲۰ روپے دو جوڑی بندے وزنی ایک تولہ قیمتی -/۴۰ اس کل رقم میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کر کے اس وقت دسواں حصہ مبلغ سولہ روپے ادا کر دیتی ہوں۔ باقی حق مہر -/۵۰۰ روپے جو ابھی مجھے نہیں ملا میرے خاوند کے ذمہ ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور مبلغ عہ روپیہ چندہ شرط اول اور مبلغ ۸/ برائے اعلان وصیت بھی ادا کر رہی ہوں۔

العبد:- امینہ بیگم ذرحت بقلم خود

گواہ شد:- عبد الرحمٰن خان خاوند موصیہ

گواہ شد:- پیر منظور محمد بقلم خود

گواہ شد:- عبد الوہاب عمر
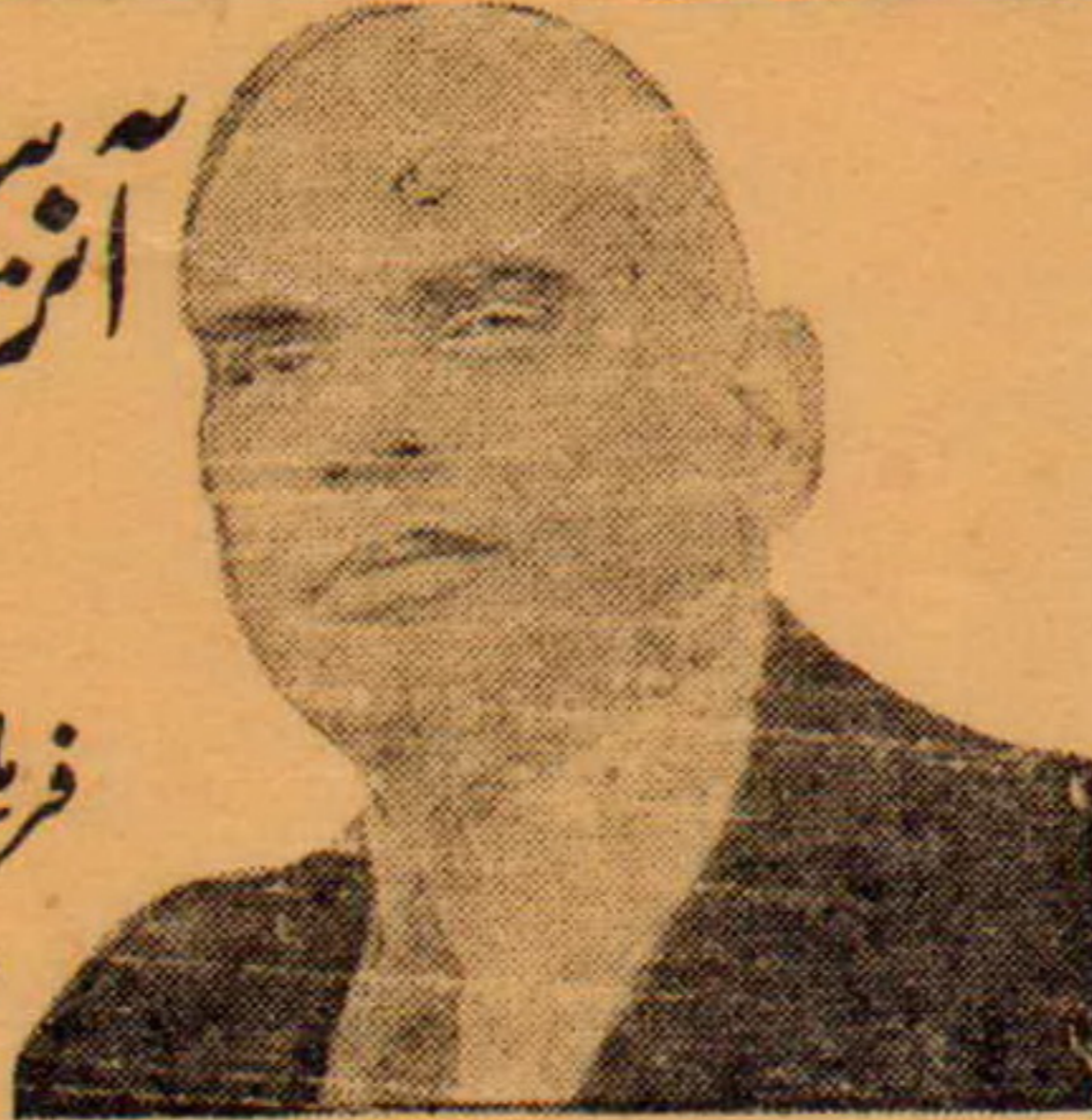
آنریبل ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ

سابق وزیر پنجاب گورنمنٹ

فرماتے ہیں ”مجھے آپکے ہدایت نامے مطالعہ کرنے کا موقع ملا۔ میں انہیں بہت مفید سمجھتا ہوں۔ اس ملک کے مرد اور عورتوں کو ایسی رہنمائی کی بیحد ضرورت تھی۔ اب طالب علموں کے لئے بھی ایک ہدایت نامہ لکھئے آپکو اپنی قیمتی خدمات جاری رکھنی چاہئیں“

سب کتب فروش اور ریلوے بک سٹال بیچتے ہیں۔ کویراج ہرنام داس بی۔ اے۔ لوہاری اڈہ۔ لاہور

خدمت خلق

مردانہ۔ پوشیدہ۔ زنانہ دیرینہ امراض کے لئے مجھے لکھئے۔ ہومیوپیتھک علاج بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے جلد فائدہ کرتا ہے مختلف علاج اور انجکشن سے بیماری کو پیچیدہ نہ بنایئے۔ اگر آپ کسی کو مرض میں مبتلا پاویں۔ میرا تعارف کرا دیجئے۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی معرفت الفضل قادیان

خلافت سلور جوبلی کی تقریب کی یادگار

کے طور پر حیدرآباد کی ایک احمدی فرم نے جو نہایت خوشنما خلافت سلور جوبلی میڈل تیار کئے تھے اور جن کی خریداری کی سفارش آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی تھی اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے خرید کئے۔ ان احباب کی خاطر جو اس موقعہ پر تشریف نہیں لاسکے۔ مگر اس یادگار کو حاصل کرنے کے خواہاں ہیں۔ ہم اس فرم سے سب خرید کر رہے ہیں۔ اس لئے قادیان آنے والے اپنے اعزہ اور احباب کے ذریعہ یا بذریعہ ڈاک میڈل ہم سے طلب کریں قیمت صرف دو آنے! الہام الیس اللہ بکاف عبدہٗ والی انگوٹھی اور زیورات۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے تصدیق فرماتے ہیں۔ سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ کنھیا لال صراف قادیان کاروباری لحاظ سے نہایت ایماندار ثابت ہوئے ہیں۔ اب انکی دوکان کا نام پیارے دی ہٹی رجسٹرڈ صراف قادیان ہے۔ سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ کنھیا لال صراف قادیان ضلع گورداسپور

درختوں کی نیلامی

بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے شمالی جانب چند درختان جامن و خشک شیشم قابل فروخت ہیں۔ ان درختوں میں جلانے کی لکڑی کے علاوہ کار آمد لکڑی بھی ہے۔

یہ درختان ۱۶/۳ بروز منگل بوقت ۸ بجے صبح موقعہ پر مختار عام صدر انجمن احمدیہ نیلام کریں گے قیمت نقد وصول کی جائیگی۔ جو اصحاب خریدنا چاہیں۔ وہ ٹھیک وقت مقررہ پر پہنچ جائیں۔

مولا بخش ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ہیلسنکی ۱۳/ مارچ۔ آج فن لینڈ کے وزیر خارجہ نے یہ خبر براڈ کاسٹ کی ہے کہ روس کے ساتھ صلح ہو گئی ہے۔ ماسکو ریڈیو سے بھی اس خبر کی تصدیق کی گئی ہے۔ معاہدہ صلح کے رو سے کربلیا نیز دیبوری کا شہر خلیج دیبوری اور روس کے ساتھ کا جزیرہ جھیل لڈوگا کا شمالی اور مغربی ساحل روس کے حوالہ کر دیا جائے گا۔ ہانگو کی بندرگاہ تیس سال کے لئے روس کو ٹھیکہ پر دی جائے گی جس کے عوض روس ۸۰ لاکھ فنی مارک سالانہ ادا کیا کرے گا۔ فن لینڈ شمالی سمندر میں کوئی جنگی جہاز نہیں رکھیگا۔ روسی باشندے پٹامو کی بندرگاہ سے محصول ادا کئے بغیر گذر سکیں گے۔ صلح کے اعلان کے بعد سرکاری عمارتوں پر جھنڈے سرنگوں کر دئیے گئے۔

لنڈن ۱۳/ مارچ۔ آج شب کیکسٹن ہال میں انڈیا ایسوسی ایشن کا اجلاس ہو رہا تھا۔ کہ ایک قوی الجثہ۔ پست قامت ہندوستانی نوجوان نے بھرے جلسہ میں پنجاب کے سابق گورنر سر مائیکل اڈوائر پر بندوق سے فائر کر دیا جس سے وہ فوراً ہلاک ہو گئے وزیر ہند لارڈ زٹیلینڈ پر بھی فائر ہوا۔ مگر وہ بچ گئے۔ ایک اور سابق گورنر سر لوئیس ڈین کو بھی گولی لگی۔ اور ان کا بازو ٹوٹ گیا۔ اسی طرح سابق گورنر بمبئی لارڈ لنگٹن بھی زخمی ہوئے۔

آج مسٹر ایڈن وزیر نوآبادیات نے مسٹر سمر ویلز کے مشن کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ نتیجہ خواہ کچھ ہو۔ ہم جنگ جاری رکھیں گے اور ہٹلرازم کا خاتمہ کر کے دم لیں گے۔

وزارت پرواز نے اعلان کیا ہے کہ برطانوی طیاروں نے ہیلیگو لینڈ پر پرواز کے دوران میں ایک جرمن آبدوز پر بمباری کی۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ڈوب چکی ہے۔

بنوں ۱۳/ مارچ سالحدزئی وزیروں نے حکومت سے صلح کر لی ہے۔ اور اب وہ اپنے علاقہ میں سڑکیں خود تعمیر کرائیں گے

سری نگر ۱۳/ مارچ۔ مہاراجہ کشمیر نے اپنے وزیر اعظم دیوان بہادر این گوپال سوامی آئینگر کی میعاد ملازمت میں توسیع کر دی ہے۔

لنڈن ۱۳/ مارچ۔ آج برطانوی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم نے روس و فن لینڈ کی صلح کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ برطانیہ اور فرانس شروع سے ہی فن لینڈ کو جنگی سامان بکثرت بھیجتے رہے ہیں۔ اور ہم بالکل تیار تھے۔ کہ اپنے تمام ذرائع اس کی مدد کے لئے وقف کر دیں۔ مگر اس نے خود صلح کر لی۔ موجودہ حالات میں ہمیں فن لینڈ والوں کے ساتھ پوری ہمدردی ہے اور جبر و استبداد کی اس فتح پر ہر شخص کو افسوس ہے۔

لاہور ۱۳/ مارچ۔ ۲۸/ فروری کو فوجی ڈرل وغیرہ کی ممانعت کا جو اعلان حکومت پنجاب نے کیا تھا۔ آج اس کی تشریح کے طور پر ایک اعلان شائع کیا ہے۔ کہ فوجی نوعیت کی ڈرل بہر حال ممنوع ہے۔ خواہ اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد کتنی ہی کم کیوں نہ ہو اور خواہ وہ اسلحہ کے بغیر ہی کی جائے۔

ٹوکیو ۱۳/ مارچ۔ آج وزیر اعظم جاپان نے ایک بیان میں کہا۔ کہ چین در ماچوکو کے ساتھ جاپان کے آئندہ تعلقات اچھے ہونگے۔ وہ ہمسایوں کی طرح رہیں گے۔ اور کمیونزم کے خلاف مشترکہ محاذ قائم کرینگے ہم چین کی آزادی کا پورا پورا احترام کریں گے۔ البتہ مارشل چیانگ کائی شیک کے خلاف جنگ جاری رکھیں گے۔ کیونکہ وہ کمیونزم کا حامی ہے۔ اس کے خلاف جتنا عرصہ بھی جنگ جاری رکھنی پڑی رکھی جائیگی

لنڈن ۱۳/ مارچ۔ برطانوی افواج فرانس کے جس رقبہ میں مقیم ہیں۔ وہاں "گارٹ لائن" کے نام سے ایک حفاظتی لائن تیار کی گئی ہے۔ جو اس صدی کی انجنیرنگ کا بہترین نمونہ سمجھتا ہے۔

لاہور ۱۳/ مارچ۔ سرکاری سونے اور چاندی کی سلاخیں ملتان بھیجی جا رہی تھیں۔ کہ والٹن ٹریننگ سکول کے قریب دو اشخاص بریک میں داخل ہو گئے اور سلاخیں نکال کر باہر لا رہے تھے کہ گارڈ کی نظر پڑ گئی۔ اس نے گاڑی کو فوراً رکوا دیا۔ اور ملزم پکڑے گئے۔

روم ۱۳/ مارچ۔ ربن ٹراپ اور مسولینی میں ملاقاتوں کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ اٹلی اور جرمنی میں کوئلہ کے متعلق معاہدہ ہو گیا ہے۔ جرمنی ریل کے ذریعہ اٹلی کو اس قدر کوئلہ مہیا کرے گا۔ کہ جس سے اس کی تمام ضروریات پوری ہو سکیں۔

لنڈن ۱۴/ مارچ۔ گولی چلانے کے حادثہ میں لارڈ زٹلینڈ کو معمولی زخم آیا ہے۔ آج وہ ہسپتال میں ایکس رے کرانے کے بعد اپنے گھر چلے گئے۔ پھر وہ انڈیا آفس گئے۔ اور حسب معمول کام کرتے رہے۔ سر لوئیس ڈین کے بازو پر گولی لگی ہے اور لارڈ لیمنگٹن کے ہاتھ پر زخم آیا ہے۔ ان کے زخم بھی تشویشناک نہیں۔

آج حملہ آور کو جس نے اپنا نام آزاد بتایا۔ تھانہ میں پیش کیا گیا۔ اور ایک ہفتہ کی مہلت لی گئی۔ اس نے اپنے بیان میں کہا۔ کہ وہ کسی کو جان سے مارنا نہیں چاہتا تھا۔ بلکہ ناراضگی کا اظہار کرنے کے لئے اس نے گولی چلائی۔

دہلی ۱۴/ مارچ۔ اس واقعہ کی ہندوستان کے تمام حلقوں کی طرف سے مذمت کی جا رہی ہے۔ گاندھی جی نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا۔ یہ دیوانوں کا کام ہے۔ اور اس طرح ان مقصدوں کو نقصان پہنچتا ہے جن کے لئے اس قسم کا فعل کیا جاتا ہے۔

لاہور ۱۴/ مارچ۔ آج سر مائیکل اڈوائر کی یاد میں سکرٹریٹ۔ ہائیکورٹ اور تمام سرکاری دفاتر بند رہے۔ اسمبلی نے ایک ریزولیوشن پاس کیا۔ جس میں اس واقعہ کی مذمت کی گئی۔

لنڈن ۱۴/ مارچ۔ روس اور فن لینڈ کے سمجھوتہ کا پہلا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ فن لینڈ ناروے اور سویڈن کی حکومتوں میں ایک دوسرے کی امداد کا سمجھوتہ ہو جائیگا۔

لنڈن ۱۴/ مارچ۔ مسٹر سمر ویلز پیرس واپس پہنچ گئے۔ جہاں وزیر اعظم سے پھر ملاقات کریں گے۔ اگرچہ ان کا دورہ ختم ہو رہا ہے۔ مگر ابھی تک انہوں نے اپنی زبان سے کوئی لفظ نہیں نکالا۔

کراچی ۱۴/ مارچ۔ سندھ کے وزیر تعلیم پیر الہی بخش صاحب نے استعفیٰ دیدیا ہے

دہلی ۱۴/ مارچ۔ آج کونسل آف سٹیٹ نے تھوڑے عرصہ کے لئے اپنی کارروائی روک دی۔ تاکہ ممبر لنڈن میں ایک ہندوستانی کے گولی چلانے کے واقعہ پر اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں۔ مخالف پارٹی کے ممبر لالہ رام سرن داس نے کہا۔ یہ نہایت بزدلانہ فعل ہے۔ اور کوئی ہندوستانی اسے پسند نہ کرے گا۔

دہلی ۱۴/ مارچ۔ آج چیمبر آف پرنسز کے صدر جام آف نواں نگر نے ہندوستانی ریاستوں کے حکمرانوں کی طرف سے گولی چلانے کے حادثہ کے متعلق اظہار ناراضگی کیا۔ لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند کے بچ جانے پر ان کو مبارکباد کا تار دیا۔ اور سر اڈوائر کے خاندان سے ہمدردی کا اظہار کیا۔

لنڈن ۱۴/ مارچ۔ جرمنی کا دعویٰ ہے۔ کہ روس اور فن لینڈ کا سمجھوتہ جرمنی کی بڑی بھاری سیاسی جیت ہے اور اس جمہوریتوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑے گا

لنڈن ۱۴/ مارچ۔ آج برطانیہ کے وزیر خزانہ سر جان سائمن نے ۷۰ کروڑ پونڈ اخراجات جنگ کے لئے منظور کرنے کی تحریک ہوس آف کامنز میں پیش کی آج کل ۶۵ لاکھ پونڈ روزانہ جنگ پر برطانیہ کا خرچ ہو رہا ہے ہوس آف کامنز نے ۷۰ کروڑ پونڈ کی رقم منظور کر لی۔

امرتسر ۱۴/ مارچ۔ گندم دڑہ ہے گندم اٹھتے سے گھٹنے ہے پرانی باسمتی ۱۰/۹ نئی باسمتی ۱۰/ جھونا ۴/ دیسی کپاس ۲/۹ توریا ۶/ مونگ پھلی ۳/۹ تل سفید ۱/۱۰

لائلپور ۱۴/ مارچ امریکن کپاس ۱۲/ دیسی کپاس ۱۰/ گڑ ۳/ تاراکمیرا ۶/ توریا ۱/۸

اوکاڑہ ۱۴/ مارچ۔ امریکن کپاس ۱۲/ دیسی کپاس ۸/ توریا ۱/۲ تارا ۲/۹

دہلی ۱۴/ مارچ۔ آج گاندھی جی کانگرس کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے رام گڑھ پہنچ گئے۔ جہاں ان کا خاموش استقبال کیا گیا۔

لنڈن ۱۴/ مارچ۔ مغربی محاذ پر بالکل امن ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

تعطیلات ایسٹر کے لئے رعائتیں

آئندہ تعطیلات ایسٹر کے لئے ۱۵ مارچ ۱۹۴۰ء سے ۲۵ مارچ ۱۹۴۰ء تک نارتھ ویسٹرن ریلوے پر واپسی ٹکٹ جو ۸ اپریل ۱۹۴۰ء تک کارآمد ہو سکیں گے۔ جاری کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ یک طرفہ مسافت سو میل سے زیادہ ہو۔ یا ایک سو ایک میل کا رعائتی کرایہ ادا کر دیا جائے

اول اور دوم درجہ	$1\frac{1}{3}$ کرایہ
درمیانہ اور سوم درجہ	$1\frac{1}{2}$ "

چیف کمرشل منیجر لاہور

سکنی اراضی کی قیمت میں رعایت

جو رعایت سکنی اراضی کے متعلق گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر دی گئی تھی۔ اس سے بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔ اب مجلس مشاورت قریب آرہی ہے۔ اس موقعہ پر بھی سکنی اراضی کی قیمت میں سوا چھ روپے فی سینکڑہ کی رعایت دی جائے گی۔ جو صرف ایسے اصحاب کو ملے گی۔ جو ۲۰ مارچ ۱۹۴۰ء سے ۲۹ مارچ ۱۹۴۰ء تک نقد قیمت ادا کر کے کوئی قطعہ خریدیں گے۔ اس وقت سکنی قطعات کے علاوہ دوکانات کے قطعات بھی متصل ریلوے سٹیشن قادیان قابل فروخت موجود ہیں۔ ان پر بھی یہ رعایت چسپاں ہوگی۔ خواہشمند احباب نوٹ فرمالیں۔ فقط

خاکسار **مرزا بشیر احمد قادیان**

ضرورت رشتہ

ایک نوجوان مخلص برسر روزگار زمیندار احمدی کے لئے رشتہ مطلوب ہے۔ پہلی بیوی سے اولاد نہیں ہوتی۔ اس وقت مبلغ ۳۳/۰ روپے ماہوار تنخواہ پر مستقل ملازم ہے۔ علاوہ ازیں چار نمبر بیگھے نہری و چاہی زمین کا واحد مالک ہے۔ خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ ضلع ڈیرہ غازیخان۔ مظفر گڑھ۔ ملتان۔ ریاست بہاولپور کے رشتہ کو ترجیح دی جائے گی پتہ خط و کتابت:۔ محمد بخش احمدی ہیڈ ماسٹر بمقام راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

لالہ ملاوامل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے۔ سو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشا کے مطابق یہ سفارش الفضل میں شائع کی جاتی ہے۔ کہ حاجتمند احباب لالہ ملاوامل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھائیں۔ والسلام

خاکسار پرائیویٹ سیکرٹری

چند نہایت مفید اور مجرب ادویہ

معجون مبارک } جو دماغ اور بصارت کے لئے ازحد مفید ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب ہمیشہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی سیر۔

سفوف نور } جو ابتداء نزول الماء میں نہایت مؤثر ہے۔ اور ویسے بھی نظر کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت پندرہ خوراک سوا روپیہ۔

معجون دلشاد } باہمہ صفت موصوف۔ جیسی نیت ویسی مراد۔ نئی طاقت اعصابی کمزوری۔ دل و دماغ معدہ جگر کو بہت مفید ہے۔ چستی پھرتی خوشی فوراً حاصل ہوتی ہے۔ نیز اختناق الرحم کا عمدہ علاج ہے۔ ہر انسان حسب منشا فائدہ اٹھائے گا۔ پندرہ خوراک وزنی ۷ تولہ قیمت تین روپے۔

سفوف نشاط } یہ دوائی مفرح ہونے کے علاوہ مقوی اعضاء رئیسہ ہے۔ اور جن لوگوں کو جائز طور پر ممسک دوائی کی ضرورت ہو۔ ان کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۵ خوراک اڑھائی روپیہ

معجون روشن دماغ } یہ دوائی ذہن کو بہت تیز کرتی ہے۔ اور کند ذہن اور کمزور دماغ لوگوں کے لئے خاص چیز ہے طلباء اور دوسرے حاجتمند یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت ۱۵ خوراک ۱۲/ تفصیلات کے لئے مفصل اشتہار منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

اکسیر بواسیر } یہ نسخہ بواسیر ایک سنیاسی مہاتما کا فرمودہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے شاہی حکیم جناب مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اسی نسخہ کو بہت پسند فرمایا تھا۔ فی الواقعہ ہر قسم کی بواسیر کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ سینکڑوں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ نیز جو بچے پھوڑے پھنسیاں۔ خرابی خون اپنے ساتھ ہی لاتے ہیں۔ ان کی ماتاؤں کو چاہیئے۔ کہ امید کے دنوں میں دو تین مرتبہ اس دوائی کا استعمال کریں۔ قیمت پندرہ خوراک ایک روپیہ۔

المشتہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(لالہ) ملاوامل حکیم بڑا بازار قادیان

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
کا
ارشاد تبلیغ احمدیت کے متعلق

گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو تقریر فرمائی اس میں فرمایا تھا "میں نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ سال میں ہر احمدی کم از کم ایک احمدی بنائے۔ جن دوستوں نے اپنے اس عہد کو پورا کیا ہو وہ کھڑے ہو جائیں" (حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں جن دوستوں نے اس عہد کو پورا کیا تھا۔ وہ کھڑے ہو گئے مگر تعداد بہت تھوڑی تھی) حضور نے فرمایا " یہ دس بلکہ پانچ فی صدی بھی نہیں بنتے۔ دوستوں کو اس طرف مزید توجہ کرنی چاہیئے۔"

میں تمام مخلصین جماعت احمدیہ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا ارشاد کی یاد دہانی کراتا ہوں۔ جیسے بہت سے احباب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سن چکے ہیں۔ ہر شخص اپنا وعدہ کہ وہ سال رواں میں یعنی سنہ ۱۹۴۰ء میں کتنے احمدی بنائے گا۔ اپنے اپنے مقامی سیکرٹری تبلیغ یا سیکرٹری انصار اللہ کو لکھا دے۔ تا وہ اپنے اپنے حلقہ کے وعدوں کی فہرست جلد از جلد تکمیل کر کے دفتر دعوت عامہ میں بھجوا سکیں۔ بہت سی جماعتوں نے اپنے وعدہ فارم پُر کر کے بھجوا دیئے ہیں اور بھجوا رہے ہیں۔ سب جماعتوں کو اس مبارک مسعود کام کی طرف توجہ کر کے اس کو سرانجام دینا چاہیئے۔

(مہتمم دعوت عامہ صیغہ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان)

تعزیت کی قرارداد

مورخہ ۱۰ امان مسجد احمدیہ میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کی وفات پر ذیل کی قرارداد پاس کی گئی۔

خدام الاحمدیہ لاہور کا یہ جلسہ حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل جو سلسلہ کے جید عالم اور قابل محقق ہونے کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص صحابہ میں سے تھے۔ کی وفات حسرت آیات پر اظہار افسوس کرتا ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب موصوف کو اپنے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب میں جگہ دے۔ اور ان کے درجات کو بلند فرمائے۔

ہم حضرت مولوی صاحب موصوف کے خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے خاندان کے تمام افراد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار محمود احمد سیکرٹری

ایک عظیم الشان صداقت

جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد نے مندرجہ بالا عنوان سے ۱۶ صفحہ کا ٹریکٹ شائع فرمایا ہے۔ جس میں احمدیت کے تمام منکروں کو ۲۵۰۰۰ ہزار روپیہ کے انعامات مختلف مسائل پر دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو خاص طور پر مخاطب کیا گیا ہے۔ حق پسند اصحاب میں تبلیغ کا بہترین ذریعہ ہے۔ احباب جناب سیٹھ صاحب موصوف سے منگا کر تقسیم کریں۔

فصلِ بہار

"پھر آگیا کوئی رخِ زیبا لئے ہوئے"
دیکھے نہ آنکھ اٹھا کے بھی خادم ترا کبھی
اب ضعف سے یہ حال ہے اٹھنا محال ہے
انکے بڑھاپے میں بھی جوانی کی شان ہے
شیطان کو پچھاڑ کے رکھدونگا ایک دن
مجھکو ہے ان کے وعدۂ افضل پر اعتبار
احرام عشق باندھ کے سوئے حریم ناز
میری زباں پہ باتیں تو ہوتی ہیں اور بھی
جب چودھویں صدی ہوئی اک امتی نبی
فرقت کی ماری بچھڑی ہوئی قوم کے لئے
تبلیغ پر فروغِ جماعت ہے منحصر
پھیلائے گا ضیاءِ رسالت یہ دُور دُور
ابنِ علی حسین علیہ السلام کا
مشرب یہ اس بزرگ کے بھی غور کیجئے
مسجد میں کر نمازِ جماعت کا اہتمام
ہنگامِ صبح و شام ہو خدمت کا کوئی کام
اس حسنِ جانفزا پہ قربان کرنے کو
گاتا ہوا پریم دوارے میں پیت گیت

اپنے جلو میں میری تمنا لئے ہوئے
لاکھوں کھڑے ہوں دولتِ دنیا لئے ہوئے
جاتا بھی ہوں کہیں تو سہارا لئے ہوئے
میری جوانی بھی ہے بڑھاپا لئے ہوئے
مومن ہے اپنے سر میں یہ سودا لئے ہوئے
بیٹھا ہوں جیب دل میں گُرِ دیدا لئے ہوئے
جاتا ہوں ساتھ شوق کی دُنیا لئے ہوئے
لیکن ہوں دل میں یادِ مسیحا لئے ہوئے
آیا کئی مراتب عُلیا لئے ہوئے
آیا نوید وصل دلآرا لئے ہوئے
یہ جزو تو ہے کُل کو سراپا لئے ہوئے
مینار جو ہے مسجد اقصیٰ لئے ہوئے
اک کارنامہ راز ہے صدہا لئے ہوئے
پھرتا رہا جہاں میں جو جو لا لئے ہوئے
پیشِ نظر وعیدِ کشا لئے ہوئے
یہ امر ہے مقاصدِ عظمےٰ لئے ہوئے
دل اپنا نذر نرگسِ شہلا لئے ہوئے
ہردے میں مَن کے میت کی آشا لئے ہوئے

پروانہ وار اکمل مشتاق ہو فدا
"پھر آگیا کوئی رخِ زیبا لئے ہوئے"

نتیجہ امتحان دینیات جماعت یازدہم نصرت گرلز سکول قادیان

نصرت گرلز ہائی سکول کی جو طالبات میٹریکولیشن کے امتحان میں شریک ہوتی ہیں۔ ان کا دینیات کا امتحان ہر سال نظارت تعلیم و تربیت لیتی ہے۔ اس سال کے امتحان کا نتیجہ حسب ذیل ہے۔

نام	کل نمبر ۱۰۰
۱۔ امۃ الرحمن	۴۴
۲۔ طاہرہ صدیقہ	۶۱
۳۔ سیدہ	۴۷
۴۔ محمودہ ۱	۷۵
۵۔ صدیقہ	۴۰
۶۔ طاہرہ	۶۰
۷۔ خالدہ	۵۳
۸۔ محمودہ ۲	۵۱
۹۔ نصرت اللہ	۵۲

ناظر تعلیم و تربیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے تازہ لیکچر کی اشاعت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا براڈکاسٹنگ والا حال کا لیکچر جو دنیا بھر میں سنا گیا۔ ارادہ ہے کہ تحریری طور پر بھی اسے دنیا تک پہنچایا جائے۔ میں اسے انگریزی میں کثرت سے چھپوانا چاہتا ہوں۔ پندرہ روپے ہزار کے حساب سے احباب کرام اور جماعتیں پیشگی قیمت ارسال کر کے منگوا کر تقسیم کریں۔ اور نیز حیات نور الدین بھی تیار ہے۔ فی جلد ۸ آنے کے ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیں۔ ملنے کا پتہ: ابو الفضل محمود قادیان

مولوی محمد علی صاحب کی گزارش پر ایک نگارش

(از جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب۔ رئیس پشاور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب مولوی صاحب اصلح اللہ شانکم کلہٗ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ وُہ پہلے شخص ہیں۔ جنہوں نے میری بیعت پر معترضانہ مضمون لکھا۔ اور جب میں نے اس کا جواب دیا۔ تو بقول آپ کے آپ کی تسلی نہیں ہوئی۔ اور آپ نے اس کے جواب الجواب کے طور پر ایک ٹریکٹ ایک مخلصانہ گزارش کے نام سے شائع کرکے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ تسلی نہ ہونے پر تو مجھے تعجب نہیں۔ کیونکہ اس قسم کے حالات میں فریق مقابل کی تسلی عموماً نہیں ہوا کرتی۔ الاماشاء اللہ۔ لیکن آپ کے بعض سوالات کے جواب میں کچھ عرض کرنا ضروری ہے۔

محض تغیر کی بناء پر اعتراض کیوں

آپ کا پہلا اعتراض میرے فوری تغیر کے متعلق ہے۔ اس کا جواب میں اپنے سابقہ مضمون میں دے چکا ہوں لیکن آپ نے میرے جواب کو نظر انداز کرکے اسے پھر دوہرایا ہے۔ سو اس کے متعلق تو صرف اس قدر عرض ہے۔ کہ دُنیا میں فوری اور غیر فوری تغیرات کثرت کے ساتھ ہوتے رہتے ہیں۔ جن کی نظیریں آپ جیسے عالم کو یقیناً معلوم ہونی چاہئیں۔ خصوصاً جبکہ آپ خود بھی بعض تغیرات میں سے گزر چکے ہیں پھر مجھ پر محض تغیر کی بناء پر اعتراض کس طرح جائز ہوسکتا ہے؟ ہاں یہ مطالبہ درست ہے۔ کہ ہر تغیر کی وجوہات ہونی چاہئیں۔ اور گو میری طرف سے اس سوال کا بھی جواب دیا جاچکا ہے۔ مگر اس جگہ مزید توضیح کے لئے کسی قدر تفصیل کے ساتھ عرض کرتا ہوں۔ اگر اللہ تعالےٰ نے چاہا۔ تو آپ کے اعتراضات بھی اس سے حل ہوجائیں گے۔

الوصیت کی ڈبل خلاف ورزی

جیسا کہ میں نے اپنے سابقہ مضمون میں بیان کیا تھا۔ میرا یہ عقیدہ تھا۔ کہ الوصیت کی رو سے صدر انجمن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانشین ہے۔ اور خود آپ کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر آپ میں اور آپ کے چار اصحاب میں یہ **فوری تغیر** پیدا ہوا۔ کہ آپ نے انجمن کی جانشینی کو بالائے طاق رکھ کر ایک خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ اور نہ صرف خود بیعت کی۔ بلکہ جماعت میں بھی یہ تحریک کی کہ جملہ افراد جماعت **مطابق الوصیت** حضرت مولوی نورالدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرلیں چنانچہ اس وقت تقریباً سب جماعت نے بیعت کرلی۔ البتہ میں نے اپنے عقیدہ کے مطابق بیعت سے احتراز کیا۔ پس جو فعل خلافت کے قیام کی صورت میں عمل میں آیا۔ اس کے ذمہ وار آپ اور آپ کے ساتھی لاہوری ارکان تھے جنہوں نے اپنے عقیدہ کے مطابق الوصیت کی **ڈبل خلاف ورزی** کی۔ **اول** یہ کہ آپ لوگوں نے وُہ اختیار جو بموجب الوصیت آپ کو دیا گیا تھا۔ ایک خلیفہ کے سپرد کردیا۔ **دوم** یہ کہ آپ نے اس فعل کو **مطابق الوصیت** قرار دیا۔ اس پر میں نے اس فعل کو جو آپ نے صریحاً اپنے عقیدہ کے خلاف کیا تھا۔ کبیرہ گناہ قرار دیا جس کا آپ بار بار ذکر فرمارہے ہیں۔ مگر بہرحال میرا فعل ایک شخصی فعل تھا۔ لیکن باوجود اس کے آپ مجھ سے اس کی توجیہ پوچھتے ہیں۔ حالانکہ آپ کا اور آپ کے ارکان کا فعل ایک قومی فعل ہے۔ اور باوجود اس کے آپ کے ساتھیوں میں سے کوئی شخص آپ سے یہ نہیں پوچھتا۔ کہ آپ نے یہ فعل کس وجہ سے کیا تھا۔ اور آپ میں یہ **فوری تغیر** کیوں پیدا ہوا۔ جس کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الوصیت پس پشت ڈال دی گئی۔

عذرِ لنگ کی بنا پر بیعتِ خلافت سے کنارہ کشی

حضرت مولوی نورالدین صاحب کی چھ سالہ خلافت میں جماعت میں جو اندرونی تزلزل رونما رہا۔ اسے دیکھ کر احمدیت کے ایک تلخ دُشمن نے کہا تھا۔ کہ حضرت مولوی صاحب کے بعد احمدیوں میں دال جوتوں میں بٹے گی واقعات کو تفصیل میں لانے سے کچھ فائدہ نہیں۔ صرف اس قدر ظاہر کردینا ضروری ہے کہ حضرت مولوی صاحب کی بیعت کے بعد آپ اور آپ کے لاہوری ساتھی اپنے فعل پر پشیمان ہوئے۔ مگر اب چارہ کی کوئی سبیل نہ تھی۔ اس لئے آپ لوگ دُوسرے موقعہ کے منتظر رہے اور یہ موقعہ جلد آگیا۔ مگر چونکہ جماعت آپ سے اور آپ کے احباب سے ناراض تھی اس لئے وُہ آپ کے مخالف ہوگئی۔ اور جماعت کے ایک کثیر حصہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزندِ اکبر کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ اور آپ کی باتوں کو سننا تک گوارا نہ کیا۔ اس موقعہ پر آپ کے لئے اور آپ کے رفقاء کے لئے جنہوں نے خلافت کو تسلیم کرلیا ہوا تھا۔ اور خود اس کے محرک ہوئے تھے۔ اور چھ سال تک ایک خلیفہ کی بیعت میں رہ چکے تھے۔ یہ ضروری تھا۔ کہ اپنے فیصلہ پر قائم رہتے۔ مگر آپ سب نے اس عذرِ لنگ پر کہ نیا خلیفہ غیر احمدی مسلمانوں کو کافر کہتا ہے بیعت سے کنارہ کشی کی۔ یہ دُوسرا گناہ تھا۔ جس کے آپ لوگ مرتکب ہوئے۔ یعنی **اولاً** آپ نے انجمن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جانشین یقین کرتے ہوئے اور خلافت کو ناجائز سمجھتے ہوئے ایک خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور اس کی بیعت کو مطابق وصیت قرار دیا۔ اور **ثانیاً** آپ نے خلافت کو تسلیم کرلینے کے بعد اس سے انحراف کیا بے شک میں بھی اس وقت خلافت ثانیہ کی بیعت سے الگ رہا۔ مگر میرا اس وقت یہ خیال تھا۔ کہ ابھی انجمن کی جانشینی کا زمانہ ہے اور یہ کہ خلافت لاہوریوں کی بنائی ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں میں تو خلافت اولےٰ کے وقت بھی الگ رہا تھا۔

تفرقِ ممنوعہ کی بُنیاد قائم کرنے والے

اس کے بعد لاہوری اصحاب ایک **تیسری غلطی** کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اگرچہ انہوں نے خلیفہ صاحب کی بیعت نہیں کی تھی مگر ان کے لئے یہ گنجائش تھی۔ کہ وُہ جماعت کے ساتھ اسی طرح شامل رہتے جس طرح میں خلیفۂ اول کے زمانہ میں بغیر بیعت کے جماعت کے ساتھ شامل رہا تھا اور میں نے کسی قسم کے تفرق اور انشقاق کی بنیاد قائم نہیں کی۔ بلکہ جماعت کے ساتھ مل کر رہا۔ مگر لاہوریوں نے فوراً جماعت اور مرکز کو چھوڑ کر ایک علیحدہ انجمن بنالی۔ یہ ایک تیسری غلطی تھی۔ جو آپ نے اور آپ کے لاہوری ساتھیوں نے کی جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدا کردہ جماعت میں **تفرقِ ممنوعہ** کی بنیاد قائم ہوگئی۔ بے شک میں بھی اس انجمن میں شامل ہوا لیکن میرا اور بعض اور ارکان کا کبھی بھی یہ منشا نہیں ہوا۔ کہ یہ انجمن تفرق کی شکل اختیار کرے۔ ابتداء میں یہ کوشش کی گئی۔ کہ توافق کی صُورت پیدا ہو۔ مگر اس کوشش میں کامیابی نہیں ہوئی جسے ہم مشیّتِ الٰہی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اس کے بعد جتنی مدت گزرتی گئی۔ لاہور کی انجمن **ایک غیر احمدی انجمن کی صُورت اختیار کرتی گئی**۔ اور اس کی ساری سرسبزی بلکہ زندگی اس امر پر منحصر رہ گئی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے افراد کو جن کے متعلق **اللہ تعالےٰ کی بشارتیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی متضرعانہ دُعائیں ہیں**۔ مضامین میں داخل کیا جائے۔

انجمنی نظام کی ناکامی

آپ کو معلوم ہے۔ کہ عرصہ پانچ چھ سال مجھے لاہوری انجمن کے کاروبار سے ان کی **بے اصُولیوں اور بے اعتدالیوں** کے سبب نفرت شروع ہوئی۔ اور میں نے چاہا۔ کہ اس کی کچھ اصلاح ہو۔ مگر کامیابی نہ ہوئی جس کی وجہ سے میں بالآخر اس سے بکلی جدا ہوگیا۔ اس کے بعد کچھ عرصہ ہوا۔ کہ مجھے ایک صاحب نے جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت میں شامل نہیں چودہ دواب والے الہام کا پتہ دیا۔ اور بتایا کہ اللہ تعالےٰ کا فیصلہ انجمن کے متعلق یہ ہے۔ میں نے تلاش کیا تو مجھے یہ الہام مل گیا۔ اور باوجود اس کے کہ میری حالت ایسے سفر کے قابل نہ تھی میں نے قادیان کا سفر اختیار کیا۔ اور خود قادیان میں جاکر حضرت خلیفہ صاحب اور جماعت قادیان کی حالت اور کام کا مطالعہ کیا۔ جو اثر مجھ پر اس مطالعہ کے نتیجہ میں پیدا ہوا۔ اسے آپ جیسے مخالفین کے سامنے بیان کرنے سے کوئی فائدہ نہیں البتہ میرا اثر میرے مضامین سے ظاہر ہے۔ مگر مجھے آپ پر افسوس ضرور ہے۔

کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چودہ دواب والے الہام کے متعلق غور نہیں کیا ورنہ بات صاف تھی! کیونکہ اول تو چودہ کا عدد مخالفین سلسلہ پر منطبق نہیں ہوتا۔ اور اس عدد کی کوئی خصوصیت بیرونی اعداء کے ساتھ ثابت نہیں کی جاسکتی۔ اور اس کے مقابل پر چودہ ارکان والی انجمن کی طرف اس کا اشارہ واضح ہے۔ دوسرے یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ میں ہوا جبکہ آپ نے انجمن قائم کی۔ پس عدد کے علاوہ زمانہ کی خصوصیت بھی مشار الیہ پر دلالت کرتی ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر میں نے یہ استدلال کیا۔ کہ یہ الہام صدر انجمن کے متعلق تھا۔ جو خدا کی مشیت کے راستہ میں حائل ہو رہی تھی۔ اور موت سے مراد پیشگوئیوں کی سنت میں ناکامی اور نامرادی ہے۔ اور یہ موت انجمن پر وارد ہوگئی۔

قلت تدبر

آپ کا یہ اعتراض کہ چودہ کے عدد میں حضرت خلیفہ ثانی اور حضرت مولوی نورالدین صاحب بھی شامل ہیں۔ اور اس طرح وہ بھی دواب کی ذیل میں آتے ہیں قلت تدبر پر مبنی ہے۔ کیونکہ اس الہام میں چودہ کا عدد افراد کے لحاظ سے نہیں بلکہ انجمن کی مجموعی تعداد کے اظہار کے لئے ہے۔ کیونکہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں انجمنی نظام ایسا ہے کہ اس میں کثرت رائے کا فیصلہ ساری انجمن کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ خواہ اس میں ایسے لوگ بھی شریک ہوں جو اس فیصلہ کے خلاف ہوں۔ پس چودہ کے عدد نے توبحیثیت مجموعی انجمن کی طرف اشارہ کردیا۔ اور دواب کا لفظ ان ارکان کے لئے مخصوص ہے۔ جو غلطی اور گناہ کے مرتکب ہوئے۔ اور دواب کے لفظ میں کوئی گالی مقصود نہیں بلکہ ہر وہ شخص جو کسی کام میں خداداد عقل و دانش کے مقام سے نیچے گر جاتا ہے۔ وہ گویا خدا کے نزدیک اس حلقہ میں دابہ کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ اور یہ خیال کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اس الہام کی حقیقت کیوں ظاہر نہیں ہوئی اسی طرح قلت تدبر کا نتیجہ ہے جس طرح کہ آپ کا سابقہ اعتراض۔ کیونکہ ایسے الہامات کے متعلق اہل علم کے نزدیک یہ بات مسلّم ہے۔ کہ جب تک واقعات کی صورت میں ان کا انکشاف نہیں ہوتا۔ اس وقت تک بعض اوقات اصل حقیقت ملہم پر بھی مستور رہتی ہے لیکن جب ایک بات حالات کے مطابق ظاہر ہوجائے۔ تو پھر اسے تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ملہم اپنے اجتہاد کے ساتھ اپنے ایک الہام کو کسی واقعہ پر چسپاں کر دیتا ہے لیکن بعد میں ایک دوسرا واقعہ ظاہر ہوتا ہے۔ جو اس الہام کے ساتھ بہت زیادہ مطابقت رکھتا ہے۔ اور بات کھل جاتی ہے۔ اس وقت ہر سعید الفطرت انسان کا فرض ہوتا ہے کہ خدا کی فعلی شہادت کو قبول کرے۔

قدرت الٰہی کا غیر معمولی کرشمہ

مندرجہ بالا الہام کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک دوسرا الہام بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ کام جو تم نے کیا۔ وہ خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا۔ انا عفونا عنک یہ دونوں الہامات حقیقۃ الوحی میں ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ درج ہیں۔ اور ان دونوں کو ملانے سے میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ اللہ تعالےٰ نے ایک طرف تو انجمن کے انتظام کو مٹادیا۔ اور دوسری طرف یہ بتادیا کہ ہمیں یہ نظام پسند نہیں۔ بلکہ ہم اس کی جگہ دوسرا انتظام قائم کرینگے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اپنی زبردست قدرت کا کرشمہ دکھاکر اپنے پسندیدہ نظام خلافت کو قائم کردیا۔ اور یہ اس طرح ہوا کہ باوجود اسکے کہ آپ اور آپکے ساتھی انجمن کے موید تھے اور اسے ہی حضرت مسیح موعود کا جانشین سمجھتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے آپکے ہاتھوں سے ہی خلافت کے حق میں فیصلہ کرادیا۔ اور ایسا تصرف فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے وقت انجمن کی جانشینی کا خیال آپ کے ذہنوں سے بالکل نکل گیا۔ یہ خدائی قدرت کا ایک غیر معمولی کرشمہ تھا۔ جو ظاہر ہوا۔ چنانچہ جس طرح بعض اوقات ایک آدمی نیند کی حالت میں جاگ پھر اٹھ کر۔ چونکہ کر بیدار ہوتا ہے اسی طرح آپ بھی اپنے ہاتھوں سے خلافت کو قائم کرکے پھر بیدار ہوئے۔ اور اپنے کئے پر پشیمان ہونے لگے۔ مگر اسوقت تیر ہاتھ سے نکل چکا تھا۔ اور خدائی تقدیر اپنا کام کرچکی تھی پس یہ وہ دلیل تھی جسنے مجھے خلافت کے برحق ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ میں نے یہ بھی دیکھا۔ کہ جس طرح حضرت خلیفہ ثانی کی خلافت کو اللہ تعالےٰ نے نوازا ہے۔ اور اسے ہر رنگ میں ترقی دے رہا ہے۔ وہ بھی اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ یہ خلافت خدائی منشاء کے ماتحت قائم ہے۔

خلافت کا سلسلہ بند نہیں ہوا

پھر ایک اعتراض آپ نے یہ کیا ہے کہ میں نے اپنی بعض تحریرات میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ پر خلافت ختم ہوگئی۔ سو یہ درست ہے مگر افسوس ہے کہ اس معاملہ میں آپ نے غور سے کام نہیں لیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بےشک اپنے آپکو خاتم الخلفاء لکھا ہے۔ اور اسی کے اتباع میں میں نے لکھا تھا کہ آپؑ پر خلافت ختم ہوگئی ہے لیکن یہ ختمیت اسی رنگ میں ہے۔ جس رنگ میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں جس کی وجہ سے کمالات نبوت کے تکمیل کو پہونچ جانے کے باوجود ان کے اظلال کا سلسلہ جاری ہے پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام بےشک خاتم الخلفاء ہیں۔ مگر ان معنوں میں کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری مستقل خلیفہ ہیں۔ اور اسکے بعد مستقل روحانی خلافت کا سلسلہ بند ہے مگر تابع خلفاء کا سلسلہ بند نہیں۔ علاوہ ازیں انتظامی اور سیاسی رنگ میں تو خلافت کا سلسلہ کبھی بھی بند نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جماعتی نظم ونسق کے لئے ہر وقت خلافت کی ضرورت ہے۔ اور ایسی ضرورت ایک غیر مسلم حکومت کے ماتحت بھی قائم رہتی ہے چنانچہ خود آپ بھی امیر کہلاتے ہیں۔ حالانکہ آپ ایک غیر اسلامی حکومت کے ماتحت ہیں۔ اور امیر اور خلیفہ میں اصولاً فرق نہیں خصوصاً جبکہ اب آپ بھی اپنی امارت کو ایک واجب الاطاعت امارت کا رنگ دیتے جارہے ہیں تو پھر آپ کو خلافت پر کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔

خدا اور حضرت مسیح موعودؑ کا فیصلہ

ایک اعتراض آپ کا یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجمن کے متعلق لکھا تھا۔ کہ میرے بعد اس کا فیصلہ قطعی ہوگا یہ درست ہے۔ لیکن جو کچھ میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ اس کے اندر اس اعتراض کا جواب بھی آجاتا ہے۔ کیونکہ خدائی تقدیر نے خود ارکان انجمن کے ہاتھوں سے خلافت کو قائم کرادیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ارکان انجمن کا سب سے پہلا فیصلہ خلافت کی تائید میں ہوا۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کا احترام بھی قائم رہا۔ اور خدائی تقدیر بھی نافذ ہوگئی۔ مگر افسوس ہے کہ جہاں میں خدا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہر دو کے فیصلہ کو قبول کر رہا ہوں۔ وہاں آپ ان دونوں کو رد فرمارہے ہیں۔

مصلح موعود کے متعلق مغالطہ دہی

بالآخر آپ نے اپنے مضمون میں پھر بلاوجہ شیخ غلام محمد صاحب کے سوال کو اٹھایا ہے۔ جس سے آپ کی غرض صرف یہ معلوم ہوتی ہے کہ آپ مجھے پبلک میں جو آپ کی مرجع امید ہے بے اعتبار ثابت کریں کہ گویا میں ایسا مجنون ہوں کہ میں نے ایک ہی وقت میں شیخ غلام محمد صاحب اور حضرت خلیفہ ثانی ہر دو کو مصلح موعود مان لیا۔ حالانکہ آپ کو میرا کوئی فقرہ ایسا نہیں ملا۔ جو اس خلاف واقع بات پر دلالت کرتا ہو۔ مصلح موعود کے متعلق میں اپنے سابقہ مضمون میں اپنے خیالات مجملاً ظاہر کرچکا ہوں۔ اور اس جگہ ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر آپ چاہیں تو میرا وہ تبصرہ جو غالباً شیخ غلام محمد صاحب کے رسالہ نہم میں چھپا تھا پڑھ سکتے ہیں۔ اس میں میں نے جماعت کے نونکس مدعی ملہموں کے نام دیئے ہیں۔ جن میں شیخ صاحب بھی شامل ہیں۔ اور میں نے ان کے متعلق لکھا تھا۔ کہ ان ملہموں کی حالت دو صورتوں میں محدود ہے۔ یا تو ان کے الہام یقینی نہیں۔ اور یا یہ ملہم اپنے الہاموں کے معنی غلط سمجھتے ہیں۔ بےشک میں نے یہ بھی لکھا تھا۔ کہ میں انہیں مفتری خیال نہیں کرتا۔ مگر آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ مفتری ہونے کے بغیر بھی بعض پہلو غلطی ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل کی زندگی کے آخری لمحات

موت ہر متنفس کے لئے لازمی ہے اس کے زبردست پنجہ سے کسی کو رہائی نہیں۔ مگر بعض موتیں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ ان کی یاد سالہا سال خون کے آنسو رُلاتی رہتی ہے۔ ایسی ہی موتوں میں سے استاذی المکرم حضرت مولوی محمد اسمٰعیل رضٰ صاحب فاضل کی موت ہے۔ میں اس وقت آپ کی زندگی کے آخری چند لمحات کا ذکر کرتا ہوں۔

آٹھ ماہ امان بروز جمعۃ المبارک بعد دوپہر آپ کی حالت بدلنا شروع ہو گئی۔ یعنی تنفس میں تنگی محسوس ہونے لگی۔ مگر ہوش و حواس میں سرِ مُو فرق نہ آیا۔ اور نہ ہی آپ نے کسی قسم کی گھبراہٹ یا بے چینی کا اظہار کیا۔ بلکہ نہایت صبر و سکون کے ساتھ اپنے آخری وقت کا انتظار کرنے لگے۔

جو بھی حال پوچھنے آتا۔ نہایت خندہ پیشانی سے جواب دیتے۔ مغرب سے قبل حضرت مرزا بشیر احمد صاحب آپ کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ تو آپ کے چہرہ پر مسرت اور شادمانی کی لہر دوڑ گئی۔ آپ کے تعلقات حضرت میاں صاحب سے نہایت ہی گہرے اور مخلصانہ تھے۔ اور اس گھڑی ایسا نظارہ تھا۔ جیسے ایک عاشق اپنے محبوب کی آمد سے ایک لمحہ کے لئے سب دُکھ تکلیفیں بھول کر ہمہ تن گوش بن کر اس کی طرف دیکھتا ہے۔ اور دل میں خاص راحت محسوس کرتا ہے۔ یہی حضرت مولوی صاحب کی حالت تھی۔ ہر لحظہ سانس رُک رہا تھا۔ مگر نہایت اطمینان کے ساتھ حضرت میاں صاحب کی طرف ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے تھے۔

حضرت میاں صاحب نے فرمایا۔ میں حضرت صاحب کو آپ کی صحت کے لئے تار دیتا ہوں۔ مسکراہٹ سے جواب دیا۔ جزاکم اللہ۔ پھر فرمایا۔ مولوی صاحب آپ کو زیادہ تکلیف تو نہیں۔ جواب دیا۔ الحمد للہ اچھا ہوں۔ سبحان اللہ صبر کا کیا ہی شاندار مظاہرہ تھا۔

پھر حضرت میاں صاحب نے آپ کی حالت کو محسوس کرتے ہوئے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کو اطلاع کرائی حضرت میر صاحب بھی مولوی صاحب کے دیرینہ مہربان اور بے تکلف دوست تھے۔ اطلاع پاتے ہی تشریف لے آئے۔ گو پہلے بھی انہی کی زیر نگرانی اور زیر ہدایات علاج ہو رہا تھا۔ تاہم مزید دوائی پینے کے لئے اور انجکشن کے لئے تجویز کی۔ جو کہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب پسر ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج نور ہسپتال قادیان نے بہت مستعدی سے بعجلت مہیا کر دی۔ مگر تقدیر الٰہی کو کون روک سکتا ہے۔ مولوی صاحب کی حالت نہ سنبھلی ÷

حضرت میاں صاحب کی طبیعت پر چونکہ مولوی صاحب کی تکلیف کا بے حد اثر پڑ رہا تھا۔ اس لئے زیادہ دیر تک ان کی اس حالت کو برداشت نہ کرتے ہوئے آخری مرتبہ مصافحہ کر کے رخصت ہو گئے اور مولوی صاحب کے پسر مولوی عبد الکریم صاحب کو اور خاکسار کو مولوی صاحب کی تیمار داری کے متعلق ضروری ہدایات دے گئے ÷

خاکسار نے حضرت مولوی صاحب سے دریافت کیا۔ کہ آپ کو ضعف بہت زیادہ ہے۔ کسی چیز کی خواہش ہو۔ تو حکم فرمائیں۔ فرمایا۔ نہیں آرام ہے جس وقت کا انتظار تھا۔ وہ آ رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے کہنے پر یخنی دی گئی۔ مگر وہ آسانی سے گلے سے نیچے نہ اُترتی تھی۔ تیمار دار کچھ زیادہ جمع ہو گئے۔ تو فرمایا۔ دوست آرام کریں۔ جب لوگ باہر چلے گئے تو میں نے آپ کی اہلیہ صاحبہ سے جو ساتھ ہی پردہ میں بیٹھی تھیں۔ کہا۔ کہ مولوی صاحب کی حالت نازک ہے۔ آپ ان کے پاس آ جائیں۔ وہ رونے لگیں۔ تو ان کے رونے کی آواز سن کر مولوی صاحب نے خاکسار کو مخاطب کر کے فرمایا۔ محمد احمد کی والدہ کو رونے نہ دینا۔ آپ کی آواز لڑکھڑا رہی تھی۔ اور بمشکل یہ الفاظ منہ سے نکل رہے تھے ÷

اس کے بعد آپ کے نہایت قدیمی۔ اور وطنی دوست یعنی خاکسار کے والد حضرت مولوی شیر علی صاحب آپ کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ آپ پر غنودگی کی سی حالت طاری ہو رہی تھی آپ کو باآوازِ بلند حضرت والد صاحب کی آمد سے مطلع کیا گیا۔ یہ سنتے ہی وہ ہوش و حواس جو کہ معطل ہو رہے تھے پھر ایک لحظہ کے لئے قائم ہو گئے۔ اور چہرہ پر ایک دفعہ پھر بشاشت کی لہر دوڑ گئی۔ اور ہمہ تن گوش حضرت والد صاحب کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اور مزاج پُرسی کا جواب الحمد للہ سے دیا۔ حضرت والد صاحب نے فرمایا۔ میں اور حضرت میاں صاحب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو دُعا کے لئے تار دے رہے ہیں۔ اس کا ذرا سی مسکراہٹ سے جواب دیا۔ جزاکم اللہ۔ پھر حضرت والد صاحب نے فرمایا۔ حضرت میاں صاحب کا منشا ہے۔ کہ آپ کے لڑکے عبد المنان کو بھی تار دے کر بُلا لیا جائے۔ تا اس کو بھی خدمت کا موقعہ ملے۔ جواباً کہا۔ بہت اچھا۔ اس کے بعد حضرت والد صاحب رخصت ہونے کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو دونوں ہاتھ بڑھا کر مصافحہ کیا ÷

اس کے بعد آپ نے نماز کی نیت باندھ لی۔ اور اپنی لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے دُعائیں پڑھنا شروع کر دیں سننے کی کوشش کی۔ مگر کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ آخر جب سلام پھیرا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ آپ نماز میں مشغول تھے۔ سلام پھیرنے کے معاً بعد آپ کی روح جسد خاکی سے پرواز کر کے اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملی انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آخر میں احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ جہاں آپ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دُعا کریں۔ وہاں آپ کے پسماندگان کے لئے بھی دُعا کریں۔ کہ مولیٰ کریم ان کا کفیل ہو۔ اور ان کو اپنے باپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ تا وہ ان مکارم اور خوبیوں کے حق وراثت سے محروم نہ ہو جائیں۔ جو ان کے مرحوم باپ میں تھیں۔

خاکسار عبد الرحیم (ابن حضرت مولوی شیر علی صاحب)

کاریگروں کی ضرورت

ایک سرکاری محکمہ میں مندرجہ ذیل کاریگروں کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ خواہشمند جو کہ ان کاموں کے پورا پورا تجربہ رکھتے ہوں ۱۹ مارچ کو دفتر نظارت امور خارجہ میں صبح ۱۰ بجے پہنچ جائیں۔ اور مقامی عہدہ داروں کی سفارشات اور سرٹیفکیٹس کارکردگی ساتھ لائیں۔ فٹرز اُجرت ۱۲ر یومیہ ٹرنرز اُجرت ۱۲ر یومیہ۔ ناظر امور خارجہ۔

دیار حبیب میں مجلس مشاورت پر تشریف لانے والے اصحاب کی خدمت میں طلبیہ عجائب گھر قادیان کی طرف سے خوش آمدید پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے کاموں کو ان کے لئے۔ اور جماعت کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین

قادیان تشریف لا کر دوسرے کاموں سے فراغت حاصل کرنے کے بعد طلبیہ عجائب گھر کو بھی ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ اس سے آپ کی معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوگا۔ کیونکہ طلبیہ عجائب گھر اسم بامسمیٰ ہے۔ طلبیہ عجائب گھر حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی کے قریب واقع ہے ÷ مالک طلبیہ عجائب گھر قادیان

(۲۸۷)
Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنریبل ڈاکٹر چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں تشریف آوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علی گڑھ ۹ مارچ (بذریعہ ڈاک)

۹ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء کو آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا ڈکا کلکتہ میل سے ۹½ بجے صبح وارد علی گڑھ ہوئے۔ ریلوے سٹیشن پر معززین نے آپ کا پرتپاک استقبال کیا۔ جن میں سے حسب ذیل خاص طور پر قابل ذکر ہیں:-

(۱) آنریبل سر شاہ محمد سلیمان صاحب وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی و جج فیڈرل کورٹ دہلی

(۲) مسٹر اے۔ بی۔ اے حلیم صاحب پرو وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

(۳) مسٹر اے۔ ٹی۔ نقوی صاحب آئی۔ سی۔ ایس۔ کلکٹر ضلع علی گڑھ

(۴) ڈاکٹر ہادی حسن صاحب صدر شعبہ فارسی مسلم یونیورسٹی

(۵) کیپٹن حیدر خان صاحب صدر شعبہ کیمسٹری مسلم یونیورسٹی

(۶) ڈاکٹر طاہر رضوی صاحب صدر شعبہ جغرافیہ مسلم یونیورسٹی

(۷) خان بہادر شیخ محمد عبد اسد صاحب

(۸) مسٹر عبد اللہ صاحب بٹ لیکچرر مسلم یونیورسٹی

آنریبل چودھری صاحب سٹیشن سے بذریعہ کار مسلم یونیورسٹی کی طرف روانہ ہوئے۔ جہاں وکٹوریہ گیٹ پر یونیورسٹی کی رائڈنگ سکواڈ (Riding Squad) نے آپ کو سلامی دی۔ پھر آنریبل چودھری صاحب نے آنریبل سر شاہ محمد سلیمان صاحب کے ہمراہ تمام یونیورسٹی کا چکر لگایا۔ اور تقریباً ہر شعبہ کا معائنہ فرمایا۔

۴½ بجے بعد دوپہر آپ کے اعزاز میں یونیورسٹی کی طرف سے دعوت چائے دی گئی۔ اس کے بعد کھیلوں کے جلسہ تقسیم انعامات میں جناب چودہری صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔ اختتام پر مسٹر اے۔ بی۔ اے حلیم صاحب پرو وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی نے آپ کا انگریزی میں شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ ہم آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے نہایت شکرگزار ہیں۔ جو اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود اپنے کام کا حرج کرکے یہاں تشریف لائے۔ نیز آپ کی غیر معمولی قابلیت اعلیٰ پایہ کے مدبر سیاست دان اور پارلیمنٹیرین ہونے کا ذکر نہایت شاندار الفاظ میں کیا۔

اس کے جواب میں جناب چودہری صاحب نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اردو میں تقریر کی۔ جس میں فرمایا کہ میں آپ لوگوں کا نہایت شکرگزار ہوں۔ کہ آپ نے میری عزت افزائی کی ہے۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ میں بھی آپ کی تواضع کروں۔ آپ حیران ہوں گے کیونکہ آپ کا خیال ہوگا۔ کہ میں انگریزی میں تقریر کروں۔ لیکن میں آج چونکہ ایسے موضوع پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جس کے لئے اردو زبان زیادہ موزون ہے۔ اس لئے میں اسی سے کام لوں گا۔ آپ نے بارہا سیاست اور دیگر مسائل پر عالمانہ تقریریں سنی ہوں گی لیکن آج میں ایسے موضوع پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جو میرے نزدیک سب سے اہم ہے۔ آپ نے حدیث انما الاعمال بالنیات کی تشریح و تفسیر نہایت پُر اثر اور لطیف پیرایہ میں کی۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات اور دیگر بزرگوں کے حالات بیان کئے۔ آپ نے فرمایا جو کام کیا جائے۔ اس کے لئے نیت نیک ہونی چاہیئے۔ اور وہ کام خدا کے ہی لئے ہونا چاہیئے۔ تمہارا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا سب کچھ خدا تعالیٰ کے لئے ہونا چاہیئے۔ اور ہر کام کرتے وقت تمہاری نیت نیک ہونی چاہیئے اگر کھیلوں کے میدان میں کھیلو تو اس میں بھی خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشی کو مدنظر رکھ کر کھیلو۔ اس موقعہ پر آپ نے حضرت اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ بیان کیا۔ کہ آپ جب دریائے اٹک پر پہونچے تو آپ کو معلوم ہوا۔ کہ یہاں ایک غیر مسلم ہے۔ جو کہ بہت بڑا تیراک ہے۔ اور کوئی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اس پر آپ کی غیرت نے گوارا نہ کیا کہ وہاں سے آگے بڑھیں۔ وہیں ڈیرے ڈال دیئے اور تیرنا شروع کردیا۔ آخر اتنی مشق کرلی۔ کہ اس غیر مسلم کو چیلنج دے کر شکست دی۔ ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے۔ کہ ہر کام میں اسلام کی برتری ترقی اور بہبودی کی کوشش کریں۔

یہ مختصر ذکر ہے اس تقریر کا جو آنریبل چودھری صاحب نے کی۔ سامعین پر اس کا بے حد اثر ہوا۔ طلباء نے دوران تقریر میں کئی مرتبہ خوشی کے اظہار کے لئے چیئر کیا۔ جلسہ کے اختتام پر طلباء نے جناب چودھری صاحب کو تین دفعہ چیئر کیا۔ اس کے بعد آپ ریلوے سٹیشن پر تشریف لے گئے۔ جہاں آپکو مسلم یونیورسٹی کے خاکساروں نے سلامی دی۔ اور آپ نے ان کا معائنہ کیا۔ ۶½ بجے شام کی گاڑی کلکتہ میل سے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دُعا اور دوا کا اثر

میری گزشتہ علالت کے دوران میں جن احباب نے اس عاجز سے تار دل خطوط دوائیوں کی ترسیل اور دعاؤں سے ہمدردی فرمائی ہے۔ میں کمزوری کی وجہ سے بعض احباب کو جواب نہیں دے سکا۔ مگر میرا دل ان کے اس اظہار ہمدردی پر شکریہ سے لبریز ہے اور بدرگاہ الہٰی مستدعی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کو جزائے خیر دے۔ اور انہیں اور ان کی اولادوں کو دارین میں کامیابی عطا فرمائے۔ کاربنکل نہایت خطرناک صورت میں نمودار ہوا تھا جس کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے دعا فرمائی۔ اور از راہ غلام پروری دوائی بھی عنایت فرمائی۔ جس سے کاربنکل ایک معجزانہ طریق سے مندمل ہوگیا۔ اور ذیابطیس بغیر ٹیکے کرانے کے ہٹ گیا۔

خاکسار۔ غلام حسین۔ پی۔ ای۔ ایس

پنشنر دار الفضل قادیان

بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان صاحب قادیان

بیوٹرین رجسٹرڈ

کے متعلق تحریر فرماتی ہیں۔

"بیوٹرین کا میں نے استعمال کرواکر دیکھا ہے کیل اور داغوں کے لئے مفید کریم ہے۔ اور غیر ملکی کریم وغیرہ جو اس مقصد کے لئے ملتی ہیں۔ ان کا کافی اچھا بدل ہے۔"

بیوٹرین کیل۔ چھائیوں۔ سیاہ داغوں۔ پھنسیوں خارش۔ اگزیمہ۔ غرضیکہ جلدی جراثیمی امراض کا مکمل علاج ہے۔ خوشبودیرپا ہے۔ قیمت فی ٹیوب ۱۵ آنے۔ گورنمنٹ کے کیمیکل اگزامینر کی ٹسٹ کی ہوئی ہے۔ تمام ڈاکٹر اس کے استعمال کی سفارش کرتے ہیں۔ اپنے شہر کے جنرل مرچنٹ یا انگریزی دوافروش سے طلب کریں۔

تیار کرنیوالے کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی بمبئی و کلکتہ

وی پی اور خط و کتابت کا پتہ

اے جہانگیر جی بیوٹرین سول ایجنٹ سٹاکسٹ جالندھر شہر

مختلف مقامات سے یوم التبلیغ کے متعلق رپورٹیں

چک ۹۹ ضلع سرگودھا

مکرمی حمید احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ تمام احباب جماعت نے چار پانچ وفود بنا کر تبلیغ کی تمام غیر مسلم دوستوں نے ہمارے پیغام کو بخوشی سنا۔ اور اکثر لوگوں نے تو یہاں تک کہا کہ ہم لوگ توہم پرستی کو مدنظر رکھ کر حلقہ بگوش اسلام نہیں ہوئے۔ ورنہ ہم مانتے ہیں۔ کہ "آون اٹھترے جان ستا نویں ہور بھی اٹھسی مرد کا چیلہ" کی پیشگوئی کے تحت امام مہدی پیدا ہو چکے ہیں۔ اور وہ مسلمان ہیں۔

گوجرانوالہ

مکرمی عبدالعزیز صاحب سیکرٹری تبلیغ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ امسال یوم التبلیغ کے موقعہ پر نشر و اشاعت کی طرف سے کافی تعداد میں ٹریکٹ منگوائے گئے تھے تمام دوستوں نے وفود کی صورت میں تبلیغ کی۔ اور ہندو، سکھ اور عیسائی صاحبان میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ خدا کے فضل وکرم سے لوگوں پر بہت اچھا اثر رہا۔

بھیرہ

مکرمی خدا بخش صاحب سیکرٹری تبلیغ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ تمام دوستوں نے شہر میں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ لوگوں نے ہمارے ٹریکٹ بخوشی پڑھے۔ اور بعض نے مزید ٹریکٹوں کی خواہش ظاہر کی۔

لکھنؤ

قریشی مختار احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ کہ شہر کو مختلف حلقوں میں تقسیم کیا گیا۔ گرمکھی۔ ہندی اور اردو کے ٹریکٹ شہر کے سنجیدہ آدمیوں کو کثرت سے دئیے گئے۔ "وہی ہمارا کرشن" ٹریکٹ بہت ہی مقبول ہوا۔ ہندوؤں نے نہایت خوشی سے لے کر پڑھا۔ عیسائیوں میں گرجاؤں میں جا کر ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ عام پبلک نے تو ٹریکٹ لے لئے۔ البتہ پادری صاحب پر کچھ گراں گزری۔

کپورتھلہ

مکرمی عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ احباب جماعت نے شہر کے مختلف حلقہ جات۔ دیہات میں نکل کر تمام دن فریضۂ تبلیغ کو سرانجام دیا۔ اور کافی تعداد میں ٹریکٹ ریلوے سٹیشن پر ٹرین کی آمد کے اوقات میں۔ اور مندر۔ گوردوارہ۔ لائبریری میں بھی تقسیم کئے گئے۔ اور بعض غیر احمدی دوستوں نے مخالفوں کا جواب دینے کے لئے ہم سے بہت سے ٹریکٹ طلب کئے۔ جو ان کو بہم پہنچائے گئے۔ انگریزی لیکچر حضرت امیر المؤمنین "مجھے اسلام کیوں پسند ہے" حکام اعلیٰ کو بذریعہ پوسٹ بھجوایا گیا۔ اور ہندی اردو اور انگریزی لٹریچر قریباً چہار صد غیر مذاہب کے افراد میں تقسیم کیا گیا۔

نئی دہلی

مکرمی فضل محمد خانصاحب لکھتے ہیں۔ کہ کل جماعت احمدیہ دہلی نے تمام احباب کے حلقہ وار گروپ بنا کر نئی دہلی میں تقسیم لٹریچر وغیرہ کا کام نہایت اخلاص اور محنت کے ساتھ دن بھر کیا۔ گوردواروں۔ مندروں اور گرجوں کے سامنے بڑے اہتمام وانتظام سے لٹریچر تقسیم کیا۔ غیر مذاہب کے لوگوں نے ہمارا لٹریچر بڑی خوشی سے لے کر مطالعہ کیا۔ اور اکثر حصہ نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے انگریزی لیکچر کی بہت تعریف کی۔ اور اس کو بہت سراہا۔

پشاور

اخوند محمد ثنا صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ کہ یوم التبلیغ پر جماعت احمدیہ کو بارہ وفود کی صورت میں پشاور صدر۔ چھاؤنی شہر کے حلقہ جات میں پھیلا دیا گیا۔ ہندوؤں۔ سکھوں اور عیسائی صاحبان میں ہزاروں کی تعداد میں ٹریکٹس تقسیم کئے گئے۔ جن کا انہوں نے بڑی دلچسپی اور غور و فکر سے بار بار مطالعہ کیا۔ بعض موقعوں پر گفتگو بھی ہوتی رہی۔ جس کا اچھا اثر پیدا ہوا۔

میانہ ضلع ہوشیارپور

مکرمی جناب فتح محمد صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ چار میل کے فاصلہ پر پانسہ گاؤں میں منادی کرا کر "اسلام ہی خدا کا پیارا مذہب ہے" کے موضوع پر ایک تقریر کی گئی۔ جس کا سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ تقریر کے بعد مخالفین کو سوال و جواب کا موقعہ دیا گیا۔ ایک دہریہ کے اعتراض کا مسکت جواب دیا گیا۔ پھر انفرادی طور پر اردگرد کے دیہات میں پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔

قصور

ملک عبدالعزیز صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ کہ جماعت کے دوستوں کو وفود کی شکل میں مختلف حلقہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ جنہوں نے بہت نرمی سے غیر مذاہب میں تبلیغ کی۔ پانصد ٹریکٹ مختلف قسم کے تقسیم کئے گئے۔ بہت سے دوستوں نے جلسہ سالانہ پر آنے کا وعدہ کیا۔

چک ۱۱۶ جنوبی سرگودھا

راجہ بشیر الدین احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ کہ جماعت کے [illegible] وفود بنا کر سات مختلف حلقہ جات میں روانہ کئے گئے۔ جنہوں نے مختلف قسم کا لٹریچر ٹریکٹس تقسیم کئے۔ اور زبانی تبلیغ کی۔ چک ۱۱۵ میں سکھوں کی ایک میٹنگ تھی۔ جس میں کافی تعداد میں قصبات دیہات چک وغیرہ سے سکھ شریک ہوئے تھے۔ ان میں بھی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اور ان کی خواہش کی بناء پر میٹنگ میں ایک گیانی صاحب نے جو خود سکھ ہیں ٹریکٹ پڑھ کر سنایا۔ گوردواروں کے گیانی صاحبان نے بھی ہم سے بہت سے ٹریکٹ طلب کئے۔ جو ان کو دے دئیے گئے۔ اور انہوں نے گوردواروں میں جا کر پڑھ کر سنائے۔ اس طرح قریب آٹھ سو آدمیوں میں تبلیغ ہوئی۔ اور تین صد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

پھنڈورہ

محمد عبدالرشید خانصاحب لکھتے ہیں۔ کہ قصبہ بشارت گنج میں ایک جلسہ کر کے ہندو مسلمان معزز حضرات کو بلا کر کیا۔ اور اس میں "باہمی اتفاق اور اسلامی رواداری" کا مضمون پڑھ کر سنایا۔ اور اس جلسہ میں ہندی اور اردو ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ کچھ بذریعہ ڈاک دوستوں کو روانہ کئے گئے۔ اور کچھ ریل میں تقسیم کئے گئے۔ (مہتمم نشر و اشاعت)

ہیڈ ماسٹر صاحبان کی رائے

پنجاب کتاب گھر کی شائع کردہ کتب طلباء کے لئے ازبس مفید ہیں۔ ہم تمام طالب علموں کو ان کے خرید کرنے کی پرزور سفارش کرتے ہیں۔

فور کورسز میٹرک۔ میٹریکولیشن کے چاروں کورسوں کا مکمل نچوڑ قیمت ۱۲؍ پاکٹ جیومیٹری۔ پاکٹ ارتھمیٹک۔ پاکٹ الجبرا۔ قیمت فی ۵؍ سٹوریز اینڈ گرامر آف انگلش کورسز۔ بائی برج لال ۳؍

پاکٹ ہسٹری انڈیا۔ پاکٹ ہسٹری انگلینڈ پاکٹ جغرافیہ۔ پاکٹ ٹرانسلیشن اردو۔ قیمت فی ۔۔۔ ۸؍

بہترین کتاب خریدتے وقت "پنجاب کتاب گھر" کا نام ضرور پڑھیں۔

پنجاب کتاب گھر (رجسٹرڈ) موہن لال روڈ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کے سوئیٹر مفلر اونی لیڈی کوٹ بنیان وغیرہ خواجہ برادرز جنرل مرچنٹس انار کلی لاہور کی دوکان سے خرید فرمائیں!

ملزم کو پولیس کے زدوکوب کرنے کی داستان ہائیکورٹ پنجاب

پولیس کے بعض افسر پبلک کے ساتھ کس قدر وحشیانہ سلوک روا رکھتے ہیں اس کی ایک دردناک داستان ہائیکورٹ لاہور کے ایک بنچ کے سامنے دوہرائی گئی۔ واقعہ یوں ہوا۔ کہ ایک شخص جندا نامی قتل کے الزام میں سزایاب ہو چکا تھا۔ اس نے ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ جو آنریبل چیف جسٹس اور جسٹس رام لال کے سامنے پیش ہوئی۔ دو شہادتیں اس کی تائید میں ہوئیں۔ ایک خدابخش صاحب مجسٹریٹ کی۔ جنہوں نے جندا کا اقراری بیان ریکارڈ کیا اور دوسری خالہ داد خان کی جو حوالات میں اس کے ساتھ تھا۔

استغاثہ کی طرف سے ایڈووکیٹ جنرل نے بحث کی۔ اور کہا کہ عین ممکن ہے کہ ملزم کی سرین پر ضربات جرم قتل کا ارتکاب کرنے سے پیشتر آئی ہوں۔ اس پر چیف جسٹس نے کہا۔ کہ "ایک آدمی شبہ میں ماخوذ ہوتا ہے۔ اور گرفتاری کے تھوڑا ہی عرصہ بعد اقبال کر لیتا ہے اور جوڈیشل حالات میں بھیج دیا جاتا ہے۔ اگلے روز اس کے بدن پر شدید ضربات کے نشان پائے جاتے ہیں۔ اس سے کیا نتیجہ اخذ کیا جائے گا" مسٹر سلیم ایڈووکیٹ جنرل نے کہا۔ کہ اس کے یہی معنے ہیں۔ کہ اسے جوڈیشل حوالات میں بھیجے جانے سے قبل پیٹا گیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ امکان بھی ہے۔ کہ قتل کے ارتکاب سے قبل ہی کسی نے اسے زدوکوب کیا ہو چیف جسٹس نے کہا کہ "اس صورت میں پولیس کو اس کی ان ضربات کا علم ہونا چاہیئے۔ وہ کیوں اس کا اقبال نہیں کرتی" مسٹر خدابخش نے اپنی شہادت میں کہا۔ کہ اس نے جندا کو اپنی عدالت میں چلتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اور کہ انہیں اچھی طرح یاد ہے کہ اس نے بیچ بیٹھے اقبال جرم کیا تھا۔ جندا نے پولیس کے ہاتھوں زدوکوب کئے جانے کی کہانی بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ "پولیس والوں نے مجھے زمین پر لٹا دیا۔ ایک سپاہی نے میری گردن پر پاؤں رکھ دیا۔ اور ایک دوسرے سپاہی نے مجھے جوتے اور ہنٹر کے ساتھ مارا۔ اور چار پانچ ضربیں لگائیں اور کچھ عرصہ تک جوتوں سے برابر مارتے رہے۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے اٹھایا اور بیان دینے کے لئے کہا۔ میں نے کہا۔ کہ میں بالکل بے گناہ ہوں۔ اور مجھے اس الزام میں محض اس لئے پھنسایا گیا ہے۔ کہ رانا واحد بخش نمبردار کو مجھ سے عداوت ہے۔ اس پر سب انسپکٹر نے حکم دیا۔ کہ مجھے پھر زمین پر لٹا دیا جائے۔ اور سپاہیوں نے پھر جوتوں کے ساتھ مجھے مارا۔ اور پھر قتل کے جرم کا اعتراف کرنے کو کہا۔ مگر میں نے پھر انکار کیا۔ اور کہا کہ میں تو موقعہ واردات سے بیس میل کے فاصلہ پر رہتا ہوں۔ تب انہوں نے میرے ہاتھ باندھ دیئے اور ان کو سر سے اوپر اٹھا کر ایک چھوٹا سا ڈنڈا میرے دو بازوؤں کے درمیان گردن کے پیچھے سے دیدیا اور اس پوزیشن میں قریباً ایک گھنٹہ تک رکھنے کے بعد پھر سوال کیا۔ اور میں نے پھر کہا کہ میں نے یہ جرم نہیں کیا۔ اور انہوں نے کچھ عرصہ کے لئے پھر مجھے اسی طرح باندھ دیا۔ اس کے بعد سب انسپکٹر نے حکم دیا۔ کہ اسے ہتھکڑی لگائی جائے۔ چنانچہ اس کی تعمیل کی گئی"۔ اس کے بعد مجھے بذریعہ ریل شجاع آباد لے جایا گیا۔ اور تھانہ کی حوالات میں بند کر دیا گیا۔ اور کہا گیا۔ کہ اگر مجسٹریٹ کے روبرو اقبال کر تو معاف کر دیا جائے گا۔ پھر مجھے ملتان لے جایا گیا۔ تا مجسٹریٹ کے روبرو اقبالی بیان دلایا جاسکے۔ اور ریل میں بھی یہی بیان رٹایا جاتا رہا۔ خالہ داد خان گواہ نمبر ۴ نے جو ہتھکڑی سمیت پیش ہوا کہا کہ اسے ف دکے غلط الزام میں سزا دی گئی ہے مسٹر سلیم ایڈووکیٹ جنرل نے اس سے کہا۔ تم نے مقدمہ کی سماعت کے دوران میں بیان کیا تھا۔ کہ جندا زخمی تھا جب تم نے جندا کو حوالات کی بارک میں دیکھا تھا۔ وہ کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ گواہ نے کہا۔ ہاں۔ وہ اندر آیا۔ اور لیٹ گیا روٹی بھی نہیں کھائی۔ اگلی صبح میں نے دریافت کیا۔ اس نے بتایا کہ اسے زخم لگے ہوئے ہیں میں نے اس کا کرتہ اٹھا کر نشانات بھی دیکھے۔ اس کے سرین نیلے پڑ گئے تھے میں نے اسے پوچھا کہ تم کو کس نے مارا ہے اس نے بتایا کہ سب انسپکٹر اور سپاہیوں نے مجھے مارا ہے۔ اس وقت اور بھی زیر حراست لوگ وہاں جمع ہو گئے تھے انہوں نے ضربات کے نشان دیکھے مسٹر سلیم نے کہا۔ کہ تم نے بیان کیا ہے کہ جس وقت جندا حوالات میں آیا۔ وہ بمشکل چل سکتا تھا اور آتے ہی خستہ حالت میں تمہارے قریب لیٹ گیا۔ اس وقت تم نے اس سے کیوں نہ دریافت کیا۔ کہ کیا بات ہے۔ گواہ نے کہا کہ میں کتنے لوگوں کو ایسی باتیں پوچھ سکتا ہوں۔ مسٹر سلیم نے کہا کیا اور بھی لوگ وہاں ایسی حالت کے تھے۔ گواہ نے کہا۔ وہاں بہت سے ایسے لوگ آتے ہیں" ہائی کورٹ نے جندا کو قتل کے الزام سے بری کر دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو احمدی بچوں کی کامیابی

عثمانیہ کلب پانی پت میں ہر سال آل انڈیا تقریری مقابلہ ہوا کرتا ہے۔ امسال ۲۳، ۲۴، ۲۵ فروری کو میرے دو بھائی مسعود احمد عمر ۱۲ سال متعلم درجہ ہشتم و مولود احمد عمر ۱۴ سال متعلم درجہ نہم عربک ہائی سکول اجمیری گیٹ دہلی کی طرف سے اس میں شریک ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسعود احمد نے اول اور مولود احمد نے دوم درجہ کا انعام لیا جامعہ ملیہ کے لڑکے جو تقریر کرنے میں ایک امتیازی خصوصیت رکھتے ہیں مقابلے پر تھے سال گذشتہ ٹرافی جامعہ ملیہ ہی جیت کر لے گیا تھا۔ اس سال دونوں لڑکوں نے تقریری مقابلے میں اول رہ کر وہ ٹرافی جیتی اور نمبر حاصل کرنے میں ریکارڈ توڑ دیا۔ گذشتہ سال اسی مقابلہ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے لڑکے بھی شریک ہوئے تھے۔ اور ایک انعامی تمغہ حاصل کیا تھا۔

خاکسار: مسعود احمد احمدی متعلم فورتھ ایر عربک کالج دہلی ابن ماسٹر محمد حسن صاحب دہلوی۔

جلد تحقیقات

بارہ ہفتہ میں انگریزی

فینکس فاؤنڈیشن کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ اور وہ مکمل طریقہ تعلیم جس سے ہر اردو پڑھا لکھا آدمی بارہ ہفتہ میں انگریزی لکھ سکتا ہے آسان اردو میں شائع ہوگئی ہے۔ جو دفتر صاحب رجسٹرار فینکس فاؤنڈیشن سے مفت مل سکتی ہے مفت منگانے والے اصحاب ذیل کے پتہ پر لکھیں:۔

صاحب رجسٹرار فینکس فاؤنڈیشن دہلی

بڑھاپے میں دانتوں کو گرنے سے روکنے کیلئے ہلتے دانتوں کو پھر سے جمانے کے پائیوریا وغیرہ بیماریوں سے بچنے کے لئے عجیب منجن روزانہ لگاؤ قیمت ۸ آنہ محصول ڈاک ۲ آنہ چار پیکٹ منگانے پر خرچہ معاف

پتہ: سستا دواخانہ محلہ شاہ جہان پور

چند مجرّب آزمودہ اَدوِیات

مارچ میں آدھی قیمت پر

(یہاں قیمتیں پوری درج ہیں)

کایا کلپ

کرن جوانی ہر لحاظ سے کامل بقوی اکسیر اور جوانی واپس لانے کیلئے اور قائم رکھنے کیلئے مجرب و آزمودہ دوائی ہے۔ قیمت ۱۰۰ گولی چار روپے۔ ۲۴ گولی ایک روپیہ۔ درجہ خاص ۱۰۰ گولی بارہ روپے۔ ۲۴ گولی تین روپے۔

وَت مکرودھوج بٹی ۵۰ دوبارہ شباب لانے کیلئے بہترین اکسیر ہے۔ امیروں کے لئے ہر طرح سے ٹانک اور باجی کرن ہے قیمت ۲ گولی ایک روپیہ۔ ہیرے والی ایک گولی ایک روپیہ۔

اکسیر ۱۵ مکرودھوج آیورویدک سائنس کی سب سے بڑھیا اکسیر۔ دل و دماغ کیلئے ٹانک۔ مردوں میں بھی جان پھونک دیتی ہے۔ قیمت پچاس روپیہ فی تولہ۔ درجہ اول سو روپیہ فی تولہ۔

اکسیر ۱۹ پیشاب میں کسی قسم کی شکایت ہو۔ امراض مثانہ میں نہایت مفید۔ خفیف بخار کیلئے مفید۔ دل کیلئے ٹانک۔ سوزاک کے باقی اثر کو بھی دور کرتی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی چار روپے۔ ۸ گولی ایک روپیہ۔

اکسیر ۳۱ پیشاب کیساتھ جب فاسفورس۔ یوریٹ۔ البیومن کیلشیم وغیرہ خارج ہوتے ہوں۔ تب کھاویں۔ گنٹھیا وغیرہ امراض کے لئے بھی مفید اور کمزوری کو دور کرنے میں لاثانی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۸ گولی چار آنے۔

برائے امراض مستورات

ابلا رام ماہواری کا وقت سے پہلے آنا۔ بہت کم آنا وغیرہ سے متعلقہ تمام خرابیوں کی ایک دوا ہے۔ ماہواری کے وقت درد وغیرہ کا ہونا اور خون کا زیادہ آنا۔ اس کے لئے آزمودہ دوائی ہے۔ قیمت ۴۰ گولی دو روپے۔ نمونہ چار آنے۔

پستالی کمی حیض و رحم کے متعلق جملہ امراض کی دوا ہے۔ ماہواری کا کم آنا۔ دیر سے آنا وغیرہ نقائص کے لئے آزمودہ دوائی ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ اونس دو روپے۔ نمونہ آٹھ آنے۔

سوما وتی جریان الرحم۔ سفید پانی جانے کی مخصوص دوا ہے۔ وضع حمل کے بعد کی کمزوری اور جریان الرحم سے پیدا ہونی کمزوریوں سے بہترین دوائی ہے۔ قیمت دو روپے۔ نمونہ بارہ آنے۔

من انجن ہسٹریا کی مخصوص دوا۔ ذہنی اور دماغی نقائص سے پیدا شدہ ہر امراض کے لئے ٹانک کا کام دیتی ہے قیمت ۶۴ گولی چار روپے۔ ۳۲ گولی دو روپے۔ نمونہ ۱۶ گولی ایک روپیہ۔

بندھی (مانع حمل) برتھ کنٹرول کے لئے خطرہ سے بالکل خالی۔ پُر تاثیر دوا ہے۔ برسوں سے آزمودہ ہے۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپے۔ ۱۶ گولی ایک روپیہ۔

دافع امراض بچگان

بال سکھ بچوں کی تمام امراض کی عجیب دوا۔ بچوں کے معمولی بخار۔ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ قے وغیرہ کے لئے آزمودہ دوائی۔ قیمت ۶۴ گولی ایک روپیہ۔ ۳۲ گولی آٹھ آنے۔ نمونہ چار آنے۔

سوکھا ہرا اکیٹ یعنی سوکھیا مسان کی مخصوص دوا ہے۔ سوکھیا مسان سے سوکھے بچوں کو پھر سے ہرا کرتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ نصف آٹھ آنے۔

امرت دھارا کی شکری ٹکیہ امرت دھارا کا فائدہ حاصل کرنے کیلئے بچوں کے واسطے میٹھی ٹکیاں ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ (سو ٹکیہ) چار آنے۔

جلاب بچگان بچوں کے لئے ہلکے اور خطرہ سے خالی جلاب کی ایک دوا ہے۔ بچوں کی قبض۔ بدہضمی اور قبض سے پیدا شدہ سنگرہنی کو مفید ہے۔ قیمت ۶۴ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ آنے۔

کرمیلو کالی کھانسی کے لئے بہترین دوا ہے۔ خاصکر جب کہ مرض پرانا اور مشکل العلاج ہو۔ اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ چار آنے۔

دافع امراض تہذیب

آرام جان پاخانہ صاف لانے اور آنتوں کو طاقت پہنچانے کے لئے بغیر کسی گھبراہٹ کے ہلکا جلاب۔ دائمی قبض کے لئے خاص کر بنائی ہوئی دوائی۔ قیمت ۳۲ گولی ایک روپیہ۔ ۱۶ گولی آٹھ آنے۔

دل آنند دل کی دھڑکن۔ من کا اداس رہنا۔ بلڈ پریشر۔ ابتدائی پاگل پن وغیرہ امراض کے لئے خاص دوائی ہے۔ قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ۔

پائیوریا سیٹ پائیوریا اور اس سے متعلقہ امراض کے لئے مکمل ادویات کا سیٹ ہے۔ اس میں چار ادویات ہیں اور اس کامیابی کے ساتھ پائیوریا کی روک تھام اور علاج برسوں سے کیا جا رہا ہے۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے۔ مارچ میں رعایتی قیمت دو روپے۔

جلیسٹ رس تمام دردوں کو دور کرنے کیواسطے جادو اثر دوا ہے۔ اس میں اسپرین وغیرہ نقصان دہ اشیاء نہیں ہیں۔ قیمت ۸ گولی ایک روپیہ۔

اشوگری ذیابیطس کی مشہور اور بہترین دوا بقوی بھی بہت ہے۔ پیشاب کی زیادتی۔ پیشاب میں شکر کا آنا وغیرہ امراض کی آزمودہ دوائی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی چار روپے۔ ۸ گولی [illegible]

عصائے پیری

اکسیر ۳۴ گنٹھیا۔ ادھرنگ۔ کمر درد۔ جوڑوں کے دردوں کے لئے مفید۔ آیوروید کو عوام کے لئے نہایت اعلیٰ ٹانک ہے۔ خاصکر ان کے لئے جن کو جوڑوں کی دردیں وغیرہ ہوتی رہتی ہیں قیمت ۶۴ گولی چار روپے۔ ۳۲ گولی دو روپے۔ نمونہ ۸ گولی آٹھ آنے۔

اکسیر ۵۱ بخاروں میں یا بخاروں کے بعد اچانک ہونے والے ادھرنگ لقوہ اور بہرہ پن کی ایک ہی دوا ہے۔ بوڑھوں کے لئے ٹانک ہے۔ قیمت ۴۰ گولی پانچ روپے۔ ۸ گولی ایک روپیہ۔

امرت استھما کیور دمہ کے لئے مخصوص دوائی ہے۔ بوڑھوں کو ہونے والے امراض جیسے بلغم کی زیادتی۔ کھانسی وغیرہ کے لئے نہایت اعلیٰ دوائی ہے۔ قیمت ۴۰ گولی تین روپے۔

کپ واتاری رس کپکپی اور لرزہ کی ایک ہی دوا ہے۔ ساتھ ہی جوڑوں کی اور لقوہ وغیرہ کے لئے بھی مفید ہے۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپے۔

انیکم ضعیفی کے دردوں میں پیچش کی مخصوص دوا ہے۔ ساتھ ہی پہاڑوں میں یا موسم سرما میں ہونے والے اتی سار اور سنگرہنی کی آزمودہ دوائی ہے۔ قیمت ۴۸ گولی ایک روپیہ۔

دافع امراض عورات و زچگان

برہم پتر رس ان عورتوں کیلئے مخصوص دوا ہے۔ جن کے بچے ہو ہو کر گزر جاتے ہیں۔ یہ مرض بہت مشکل العلاج ہے لیکن یہ دوائی آزمودہ ہے۔ قیمت ۱۶ گولی دو روپے آٹھ آنے۔

گربھ چنتامنی رس حمل کے دوران میں تمام امراض کی ایک دوا ہے۔ جیسے بخار۔ دردیں۔ قے وغیرہ۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپے۔ ۱۶ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ چار گولی چار آنے۔

پرسوت وٹی وضع حمل کے بعد ہونے والے امراض اور دیگر تمام تکالیف کی ایک دوا ہے۔ دائمی سر درد۔ خفیف بخار یہ اس بیماری کی علامات ہیں۔ جس کے لئے یہ نہایت اعلیٰ دوائی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپے۔ نمونہ ۴ گولی چار آنے۔

موتی پاک استاط حمل (حمل کا گر جانا) کو روکنے کی اکسیر دوا۔ ابتدائی حمل سے اُس ماہ تک دوائی کھانا چاہیئے۔ جس ماہ میں حمل گرنے کا عارضہ ہے۔ قیمت ایک پاؤ دس روپیہ۔ نصف پاؤ پانچ روپے۔

دایہ لائق اس کے استعمال سے بچہ باسانی پیدا ہوتا ہے۔ آزمودہ دوائی ہے۔ جو کہ زچہ کو تکلیف سے بچاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

286

امرت دھارا کے مرکبات

امرت [illegible] [illegible] کے سب نقائص کے لئے اور جراثیم سے پیدا شدہ تمام امراض کیلئے مفید ہے۔ قیمت [illegible] ایک روپیہ۔

امرت دھارا بام سب طرح کی [illegible] جیسے گنٹھیا وغیرہ کی دردیں اور سوجن اور ساتھ ہی [illegible] قیمت ایک [illegible]

امرت دھارا مرہم جلدی امراض [illegible] رام بان جیسے پھوڑا پھنسی۔ جھیل۔ انگزیما اور وہ زخم جو بھرتے نہ ہوں [illegible] قیمت ایک روپیہ۔

امرت دھارا صابن [illegible] کی صحت کے لئے۔ عام استعمال کے لئے بھی بہتر ہے۔ قیمت [illegible] فی ٹکیہ پانچ آنے۔

امرت دھارا شکری ٹکیہ بچوں کے لئے اور نازک مزاج عورتوں کے لئے امرت دھارا کا فائدہ اُٹھانے کے لئے [illegible] فی ڈبیہ (سو ٹکیہ) چار آنے۔

امرت دھارا ٹوتھ پیسٹ [illegible] اور روزانہ استعمال کے [illegible] ایک [illegible] ایک روپیہ چار آنے۔

جواھر ریزے

اشوگری پیشاب میں شکر آنا۔ زیادتی پیشاب۔ ذیابیطس کی مشہور دوا۔ پچھلے ۲۰ سالوں میں اس دوائی نے کامیابی کے ساتھ ذیابیطس جیسی مشکل العلاج بیماری کے مریضوں کو آرام پہنچایا ہے۔ قیمت ۳۲ گولی چار روپے۔ نمونہ ۸ گولی ایک روپیہ۔

پران داتا ہیضہ کے لئے مخصوص دوا۔ سچ مچ رام بان ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے ہیضہ جیسے خطرناک مرض کا کوئی ڈر نہیں رہتا۔ قیمت ۱۵ گولی ایک روپیہ۔

میٹھا پھل نرینہ اولاد حاصل کرنے کے لئے جادو اثر دوا۔ اس سے ۹۰ فیصدی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ کامیابی نہ ہونے پر قیمت واپس کر دی جاتی ہے۔ قیمت دس روپے۔

عرق بخار ملیریا نئے یا پرانے یا ملیریا سے پیدا شدہ دیگر امراض کے لئے آزمودہ اور رام بان دوائی ہے۔ قیمت ۹ خوراک آٹھ آنے۔

سنگ توڑ پتھری کے لئے جادو اثر دوائی ہے۔ ریت و کنکر گردہ یا مثانہ میں ہوں۔ ان کو آہستہ آہستہ توڑ کر باہر نکالتی جاتی ہے۔ کئی ہسپتالوں میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ قیمت دو روپے نصف ایک روپیہ۔

خط و کتابت و تار کا پتہ :- "امرت دھارا" اوشدھالیہ لاہور